ماہنامہ
احمدیہ
گزٹ
کینیڈا

مئی 2013ء

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ
فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو زیادہ حقدار ہے کہ تُو اس میں (نماز کے لئے) قیام کرے۔
اس میں ایسے مرد ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ وہ پاک ہو جائیں اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔
(سورۃ التوبۃ 108:9)

مسجد بیت الرحمٰن ، وینکور، برٹش کولمبیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا میں بابرکت شمولیت

ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 17 مئی 2013ء کو جمعۃ المبارک کے خطبہ سے مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح فرمائیں گے۔ اسی طرح مورخہ 18 اور 19 مئی 2013ء بروز ہفتہ اور اتوار ویسٹرن کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں شمولیت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ!

یہ جلسہ روحانی، علمی، تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ دراصل یہ جلسہ سالانہ اس مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1891ء میں جاری فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت اقدس نے 7 دسمبر 1892ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں جلسہ سالانہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

> ''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

ان بابرکت ایام میں پنج گانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کا اہتمام ہوگا۔ حضور انور اس موقع پر نہایت ایمان افروز اور روح پرور خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ یہ مبارک دن برکتوں اور رحمتوں کے نزول، دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کے دن ہیں۔ الغرض یہ دن تبلیغی روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایام ہیں جن سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضور انور کے کامیاب دورہ، مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح اور جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کے ہر پہلو سے بابرکت ہونے اور ہر جہت سے کامیاب ہونے کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ آمین۔

نیز احباب سے یہ بھی درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائیں۔ اسی طرح اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں۔ یہ تبلیغ کا ایک نادر موقع ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ کی روحانی برکات و فیوض سے مالامال فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش بہا مقبول دعاؤں سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(غلام مرتضیٰ ظفر افسر جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا)

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

خلافت نمبر

مئی 2013ء جلد نمبر 42 شمارہ 5

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی ﷺ	2
☆	ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆	جلسہ سالانہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات	5
☆	خلافت راشدہ کے سات امتیازات از حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	7
☆	خلافت کی اقسام از مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب	8
☆	حضور انور کے دستِ مبارک سے مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح اور ہماری ذمہ داریاں از مکرم ملک لال خاں صاحب	11
☆	مغربی معاشرے میں نوجوان نسل واقفین نو کے تربیتی مسائل اور ان کا حل از مکرم خالد محمود شرما صاحب	13
☆	ایک معاشرتی المیہ اور نفسیاتی مرض از محترمہ صادقہ نصیر صاحبہ	15
☆	آپ کی صحت اور ہیپاٹائٹس سی Hepatitis C	19
☆	رپورٹ جلسہ یوم مسیح موعودؑ از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	22
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	24
☆	تصاویر: اسد سعید	

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور فرحان احمد نصیر

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

تکنیکی معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

پرنٹرز

جیمنک گرافکس

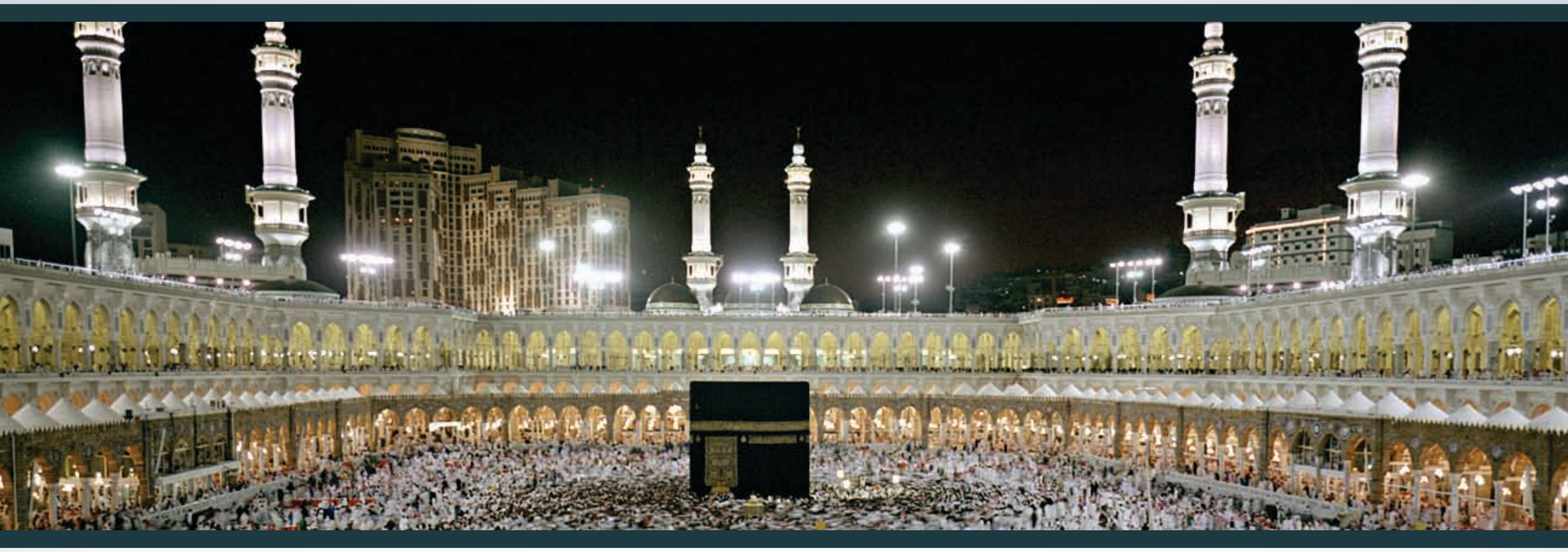

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَo

(سورۃ النور56:24)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیش گوئی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام

عَنۡ نُعۡمَانِ بۡنِ بَشِیۡرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ عَنۡ حُذَیۡفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تَکُوۡنُ النُّبُوَّۃُ فِیۡکُمۡ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا عَاضًّا فَیَکُوۡنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ یَّکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ یَکُوۡنُ مُلۡکًا جَبۡرِیَّۃً فَیَکُوۡنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ یَّکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد چہارم، صفحہ 273 و مشکوٰۃ تصنیف امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری۔ کتاب الرقاق، باب الانذار والتحذیر۔ لاہور: مکتبہ رحمانیہ، حدیث نمبر 5143/7، صفحہ 533)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دَور ختم ہو جائے گا تو پھر اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ کہہ کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں
اور
میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔

یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ﴾۔ (سورۃ المجادلہ 22:58)۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ ...

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہینِ احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے، پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 304-306)

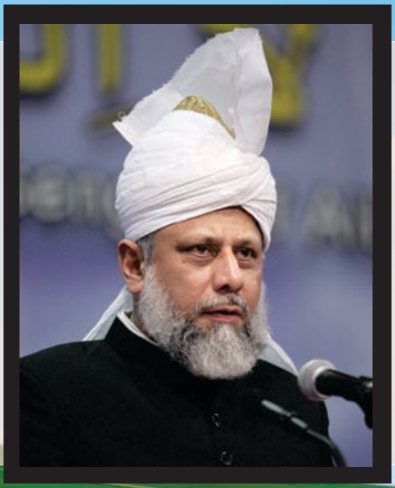

یہ سال جماعتی انتخابات کا سال ہے ووٹ دینے والوں اور منتخب عہدیداروں کو امانت کا حق ادا کرنے کی تلقین اور ہدایات

انتخابات میں رائے دی جاتی ہے مگر حتمی فیصلہ خلیفۂ وقت کی طرف سے ہوتا ہے

تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں، ایمانی عہد اور مخلوق کی تمام امانتوں کی حتی الوسع رعایت رکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النساء آیت 59 کی تلاوت کی۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھْلِھَا ۙ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ○

ترجمہ: یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ یہ سال جماعت میں انتخابات کا سال ہے۔ جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخابات ضروری ہیں وہاں اس کام کو احسن رنگ میں آگے بڑھانے کے لئے صحیح افراد کا انتخاب بھی ضروری ہے۔ عہدہ ایک امانت ہے۔ اس لئے تمہاری نظر میں جو شخص عہدہ کے لئے بہترین اور اہل ہو۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے اس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو۔ عہدیدار کے انتخاب میں کبھی بھی اپنی ذاتی پسند، ذات پات یا برادری پیش نظر نہ ہو۔ پس جب مومنین کی جماعت دعائیں مانگتی ہوئی اپنے عہدیداروں کا انتخاب کرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مومنین کا مددگار ہو جاتا ہے۔ پس ہر ووٹ دینے والا اپنی ذمہ داری کی اہمیت کو سمجھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انتخابات میں رائے دی جاتی ہے مگر حتمی فیصلہ خلیفۂ وقت کی طرف سے ہوتا ہے۔ بعض مقامی عہدیداروں کے انتخابات کی منظوری اگر ملکی امیر دیتا ہے تو قواعد اِسے اِس کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن امراء کو کثرت رائے کا عموماً احترام کرنا چاہئیے۔ حضور انور نے انتخابات کے بارے میں بعض اہم ہدایات بھی دیں۔ حضور انور نے شروع میں تلاوت کی گئی آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ انصاف کے ساتھ اپنے عہدوں اور تفویض کردہ کاموں کو سرانجام دو۔ پس عہدے کوئی بڑائی نہیں بلکہ بہت بری ذمہ داری ہے جسے دعاؤں کے ساتھ نبھانے کی ضرورت ہے۔ عہدیداروں کو اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے دینی حقوق کے ساتھ دنیاوی حقوق کی بھی مثال قائم کرنی چاہئیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومن قرآنی تعلیم کے مطابق حتی الوسع خدا اور اس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہدوں کے ہر ایک پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ قرآن کریم میں بیان 'لباس التقویٰ' کے لفظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کے تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ پس جب تک تقویٰ کے معیار اونچے نہیں ہوں گے اس وقت تک اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

حضور انور نے عہدیداروں کی خوبیوں اور عمدہ اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مومنوں کی علامت ہے کہ جب وہ عہد کریں تو اپنے عہدوں کو پورا کرتے ہیں۔ خوبصورت معاشرے کے لئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے، اس لئے فرمایا کہ تم ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے پکارو۔ ہر ایک کے ساتھ عزت اور احترام سے پیش آؤ۔ پھر عہدیداران جماعتی اموال کو خاص طور پر بہت احتیاط سے خرچ کریں۔ اسراف نہیں ہونا چاہئیے۔ پھر یہ کہ وہ لغویات سے پرہیز کرنے والے ہوں۔ اسراف کرنے سے تو بچیں مگر بخیل اور کنجوس نہ ہو جائیں۔ جہاں جائز ضرورت ہو وہاں خرچ بھی کرنا چاہئیے۔ پھر فرمایا کہ عہدیدار کو چاہئیے کہ غصے پر قابو پانے والا ہو۔ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی عزت کا خیال رکھے اور لوگوں سے نرمی، ملائمت اور بشاشت سے پیش آئے۔ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ فرمایا کہ عہدیداروں میں مہمان کی عزت کا وصف بھی ہونا چاہئیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ اخلاق منتخب عہدیداروں کے لئے بھی ہیں اور مستقل جماعت کے کارکنان کے لئے بھی ضروری ہیں۔ پھر عہدیداروں کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت تواضع اور عاجزی بھی ہے۔ عاجزی ہر عہدیدار اور ہر احمدی کی طبیعت کا خاصہ ہونا چاہئیے۔ اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔ فرمایا کہ خاص طور پر وہ عہدیدار جن کے ذمہ فیصلوں کا کام ہے۔ لوگوں کے درمیان صلح صفائی کروانے کا کام ہے۔ اصلاحی کمیٹیاں یا قضاء ہے۔ ان سب کو خدا تعالیٰ کا حکم یاد رکھنا چاہئیے کہ انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ پس ہر فیصلہ انصاف پر ہونا چاہئیے۔ فرمایا کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہر امیر اور ہر صدر کی اور عہدیدار کی یہ ہے کہ نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔

اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو بھی، تمام عہدیداران کو بھی جو منتخب ہو چکے ہیں یا منتخب ہونے والے ہیں اور مجھے بھی اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 16 اپریل 2013ء)

(روزنامہ الفضل ربوہ، 16 اپریل 2013ء)

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔

اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔

جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔

1۔ جلسہ سالانہ کی عظمت

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

2۔ ایمان اور معرفت میں ترقی

”اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔“ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

”تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 340)

3۔ روحانی فوائد اور ثواب

”سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔“

”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 341)

”اور بھی کئی فوائد اور منافع ہوں گے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔“ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

4۔ اخلاق فاضلہ اور دینی مہمات میں سرگرمی

”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخاۃ میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔“

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

5۔ دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ

”اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ

اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں ۔"

(مجموعہ اشتہارات ۔ جلد اوّل ،صفحہ 340-341)

6۔ نئے احباب سے تعارف

" اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے ۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تو دد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا ۔"

(آسمانی فیصلہ ۔ روحانی خزائن ،جلد 4 ،صفحہ 352)

7۔ رنجشیں اور اجنبیت مٹانے کا ذریعہ

" اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ ،کوشش کی جائے گی ۔"

(آسمانی فیصلہ ۔ روحانی خزائن ،جلد 4 ،صفحہ 352)

8۔ وفات پا جانے والوں کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت

" اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا ۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی ۔" (آسمانی فیصلہ ۔ روحانی خزائن ،جلد 4 ،صفحہ 352)

9۔ بیعت کی ایک غرض اور جلسہ سالانہ

" تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو ۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے ۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے ۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی ۔ اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا کہ وہ صحبت میں آ کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے ۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں ۔"

(آسمانی فیصلہ ۔ روحانی خزائن ،جلد 4 ،صفحہ 351)

10۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں

" اے خدا اے ذوالمجد والعطاء ہر یک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرما دے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو ۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے ۔ آمین ثم آمین ۔"

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات ۔ جلد اوّل ،صفحہ 342)

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

خلافتِ راشدہ کے سات امتیازات

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم مبارک سے

1952ء میں الفرقان کے خلافت نمبر کی اشاعت کے وقت مَیں نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفسار کیا تھا کہ:

''اسلامی خلافتِ راشدہ کی وہ کونسی علامتیں ہیں جس سے وہ ممتاز ہوتی ہے اور اس میں اور باقی تمام اقسامِ اقتدار، ملوکیت وغیرہ میں کھلے طور پر فرق کیا جاسکتا ہے؟''

حضور رضی اللہ عنہ نے اُس وقت اِس سوال کا جو جواب رقم فرمایا تھا اسے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر الفرقان، ربوہ)

''اسلام میں خلافتِ راشدہ کے مجموعی امتیازات سات 7 ہیں:

اوّل۔ انتخاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْ مُرُ کُمْ اَنْ تُؤَ دُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ۙ

(سورۃ النساء 59:4)

یہاں امانت کا لفظ ہے لیکن ذکر چونکہ حکومت کا ہے اس لئے امانت سے مراد امانتِ حکومت ہے۔ آگے طریقِ انتخاب مسلمانوں پر چھوڑ دیا۔ چونکہ خلافت اُس وقت سیاسی تھی مگر اس کے ساتھ مذہبی بھی، اس لئے دین کے قائم ہونے تک اُس وقت کے لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ انتخاب صحابہؓ کریں کہ وہ دین اور دیندار کو بہتر سمجھتے تھے ورنہ ہر زمانہ کے لئے طریق انتخاب الگ ہوسکتا ہے۔ اگر خلافت صحابہؓ کے بعد چلتی تو اس پر بھی غور ہو جاتا کہ صحابہؓ کے بعد انتخاب کس طرح ہؤا کرے۔ بہرحال خلافت انتخابی ہے اور انتخاب کے طریق کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر چھوڑ دیا ہے۔

دوم۔ شریعت

خلیفہ پر اُوپر سے شریعت کا دباؤ ہے وہ مشورہ کو ردّ کر سکتا ہے مگر شریعت کو ردّ نہیں کر سکتا۔ گویا وہ کانسٹی ٹیوشنل ہیڈ ہے، آزاد نہیں۔

سوم۔ شوریٰ

اُوپر کے دباؤ کے علاوہ نیچے کا دباؤ بھی اس پر ہے یعنی اسے تمام اہم امور میں مشورہ لینا اور جہاں تک ہو سکے اس کے ماتحت چلنا ضروری ہے۔

چہارم۔ اندرونی دباؤ یعنی اخلاق

علاوہ شریعت اور شوریٰ کے اس پر نگران اس کا وجود بھی ہے کیونکہ وہ مذہبی رہنما بھی ہے اور نمازوں کا امام بھی۔ اس وجہ سے اس کا دماغی اور شعوری دباؤ اور نگرانی بھی اسے راہِ راست پر چلانے والا ہے جو خالص سیاسی، منتخب یا غیر منتخب حاکم، پر نہیں ہوتا۔

پنجم۔ مساوات

خلیفہ اسلامی انسانی حقوق میں مساوی ہے جو دُنیا میں اَور کسی حاکم کو حاصل نہیں۔ وہ اپنے حقوق عدالت کے ذریعہ سے لے سکتا ہے اور اس سے بھی حقوق عدالت کے ذریعہ سے لئے جاسکتے ہیں۔

ششم۔ عصمتِ صغریٰ

عصمتِ صغریٰ اسے حاصل ہے یعنی اسے مذہبی مشین کا پُرزہ قرار دیا گیا ہے اور وعدہ کیا گیا ہے کہ ایسی غلطیوں سے اُسے بچایا جائے گا جو تباہ کُن ہوں اور خاص خطرات میں اس کی پالیسی کی اللہ تعالیٰ تائید کرے گا اور اسے دشمنوں پر فتح دے گا۔ گویا وہ مؤیّد من اللہ ہے اور دوسرا کسی قِسم کا حاکم اِس میں اس کا شریک نہیں۔

ہفتم۔ وہ سیاسیات سے بالا ہوتا ہے اس لئے اس کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہوسکتا۔

وہ ایک باپ کی حیثیت رکھتا ہے اس کے لئے کسی پارٹی میں شامل ہونا یا اس کی طرف مائل ہونا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اِ ذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِا لْعَدْلِ ؕ

(سورۃ النساء 59:4)

یعنی جب ایسے شخص کا انتخاب ہو تو اس کا فرض ہے کہ وہ کامل انصاف سے فیصلہ کرے۔ کسی ایک طرف خواہ شخصی ہو یا قومی ہو نہ جُھکے۔''

(بشکریہ ماہنامہ الفرقان ربوہ۔ مئی 1967ء، صفحہ 6-7)

خلیفہ کے ایک حکم کے آگے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''مبلّغین اور واعظین کے ذریعہ بار بار جماعتوں کے کانوں میں یہ آواز پڑتی رہے کہ پانچ روپے کیا، پانچ ہزار روپیہ کیا، پانچ لاکھ روپیہ کیا، پانچ ارب روپیہ کیا، اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے ایک حکم کے آگے قربان کر دی جاتی ہیں تو وہ بے حقیقت اور نا قابلِ ذکر چیز ہیں۔''

(تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات از حضرت المصلح الموعودؓ، صفحہ 56)

خلافت کی اقسام

مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

لفظ 'خلف' اپنے معنوں کے لحاظ سے بہت وسعت رکھتا ہے اور اس سے مشتق لفظ ''خلیفہ'' کئی رنگ میں اپنے وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم میں لفظ 'خلف' قوموں کی جانشین قوموں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے اور انفرادی طور پر بادشاہوں کے جانشین بادشاہوں کے لئے اور افراد کے جانشین افراد کے لئے بھی آیا ہے۔ اسی طرح نیکوں کے نیک جانشینوں کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے اور بدوں کے بد جانشینوں کے لئے بھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنی جانشینی کے لئے اپنی صفات کے مظاہر انبیاء علیہم السلام کو بھی خلیفہ قرار دیا گیا ہے خواہ وہ کسی بڑے نبی کی امّت میں اس کے خلیفہ تھے یا بذاتِ خود مستقل نبی تھے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کو خلیفہ قرار دیا گیا۔ (سوۃ البقرہ 31:2) اور حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی جو امّتِ موسویہ کے ایک نبی تھے، ''یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ'' (سوۃ صٓ 27:38) کہہ کر خلیفہ کہا گیا۔ کہ اے داؤد! یقیناً ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ اسی طرح کسی کا نبی کی جانشینی کرنا ''خلافتِ راشدہ'' یا ''خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ'' کہلاتی ہے۔ بہرحال اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خلافت کی حسبِ ذیل اقسام ہیں۔

1: نبوّت

نبوّت وہ خلافتِ الٰہیہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانشینی میں زمین پر نبیوں کے ذریعہ نافذ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خلافت میں دنیا میں سب سے بڑے اور اصل خلیفہ اور خدا تعالیٰ کی صفات کے کامل مظہر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمّد مصطفیٰ ﷺ تھے۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام آپؐ کے اس مقامِ رفیع الشّان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وَرَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ اس جگہ صاحبِ درجاتِ رفیعہ سے ہمارے نبی ﷺ مراد ہیں۔ جن کو ظلّی طور پر انتہائی درجہ کے کمالات جو کمالاتِ الوہیّت کے اظلال و آثار ہیں بخشے گئے اور وہ خلافتِ حقّہ جس کے وجودِ کامل کے تحقّق کے لئے سلسلہ بنی آدم کا قیام بلکہ ایجادِ کل کائنات کا ہوا ہے آنخضرت ﷺ کے وجودِ باجود سے اپنے مرتبۂ اتمّ و اکمل میں ظہور پذیر ہو کر آئینہ خدا نما ہوئے۔''

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 186-187 حاشیہ)

یہی وجہ ہے دنیا میں سلسلہ روحانیہ میں تمام انبیاءؑ، خلفاء، صلحاء اور اولیاء اللہ خواہ وہ کسی بھی سلسلۂ نبوّت سے تعلق رکھتے تھے، اپنے اوپر نبوّتِ محمدیہ کی چھاپ رکھتے تھے۔ جیسا کہ آنخضرت ﷺ خود فرماتے ہیں:

''کُنْتُ مَکْتُوْباً عِنْدَ اللّٰہِ خَاتَمَ النَّبِیّیْنَ وَ اَنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِی طِیْنِہٖ''

(مسند احمد مسند الشامیّین مسند عرباض بن ساریہؓ وکنز العمّال، جلد 6، صفحہ 112)

کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس وقت سے خاتم النبیّین لکھا گیا ہوں جب کہ (حضرت) آدم اپنی تخلیق کے مراحل میں ابھی گیلی مٹی کی حالت میں تھے۔

بالفاظِ دیگر سب انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کے خلفاء اور اس کی صفات کے مظاہر تھے مگر فی الحقیقت آنخضرت ﷺ کے اظلال تھے اور آپؐ کی مہرِ نبوّت سے زمین پر اللہ تعالیٰ کے جانشین تھے۔ اس حقیقت کو حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے یوں واضح فرمایا ہے کہ

''حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر خاتم الولایت امام مہدی تک حضور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بارز ہیں۔ پہلی بار آپؐ نے حضرت آدم علیہ السلام میں بروز کیا ہے اور پہلے قطب حضرت آدم علیہ السلام ہوئے ہیں۔ دوسری بار حضرت شیث علیہ السلام میں بروز کیا ہے اس طرح تمام انبیاء اور رسل صلوات اللہ علیہم میں بروز فرمایا ہے یہاں تک کہ آنخضرت ﷺ اپنے جسد عنصری (جسم) سے تعلق پیدا کر کے جلوہ گر ہوئے اور دائرہ نبوّت کو ختم کیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ میں بروز فرمایا ہے پھر حضرت عمرؓ میں بروز فرمایا پھر حضرت عثمانؓ میں بروز فرمایا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ میں بروز فرمایا ہے۔ اس کے بعد دوسرے مشائخ عظام میں نوبت بہ نوبت بروز کیا ہے اور کرتے رہیں گے حتّٰی کہ امام مہدی میں بروز فرماویں گے۔ پس حضرت آدمؑ سے امام مہدیؑ تک جتنے انبیاء اور اولیاء قطب مدار ہوئے ہیں۔ تمام روحِ محمّد ﷺ کے مظاہر ہیں۔ اور روحِ محمّدی نے ان کے اندر بروز فرمایا ہے۔''

(مقابیس المجالس۔ المعروف بہ اشارات فریدی مولفہ رکن دین۔ حصہ دوم۔ آگرہ: مفید عام پریس، 1321 ہجری، صفحہ 111-112)

حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے اس بیان میں یہ ثابت کیا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام خواہ وہ پہلے تھے یا بعد میں دراصل آنخضرت ﷺ کے نقوش لئے اس کرّۂ ارض پر خدا تعالیٰ کے خلیفہ تھے۔ وہ سب انوارِ محمّدی سے فیضیاب تھے اور اسی کے ریفلیکٹر (reflector) تھے۔

2: خلافتِ مہدی علیہ السلام

حضرت مسیحِ موعود و مہدئ معہود علیہ السلام کی خلافت دیگر تمام اقسامِ خلافت سے مختلف اور منفرد ہے۔ آپؑ اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمّد مصطفیٰ ﷺ کے امّتی نبی بھی ہیں اور آپؐ کی امّت میں خاتم الخلفاء بھی۔ یہ شانِ خلافت نہ کسی اور نبی کی امّت میں موجود ہے اور نہ ہی امّتِ مسلمہ میں اس نوع کا کوئی خلیفۂ رسولؐ ہے۔ یہ خاص شان آنخضرت ﷺ کی کامل اتباع کا ثمرہ ہے جو اس امّت کے مسیح اور مہدی کو عطا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود لکھا ہے یہ نبوت پہلی نبوتوں سے ایک بڑا اختلاف رکھتی ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبی مستقل نبی تھے اور آپؑ امتی نبی ہیں۔''

(خلافتِ راشدہ، انوار العلوم، جلد 15، صفحہ 566)

نیز فرمایا:

''جس طرح رسول کریم ﷺ پہلوں سے افضل تھے، آپؐ کی خلافت بھی پہلے انبیاء کی خلافت سے افضل تھی۔''

(خلافتِ راشدہ، انوار العلوم، جلد 15، صفحہ 562)

حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہیدؒ بیان فرماتے ہیں:

''یہ بھی امر ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خلافت،

خلافتِ راشدہ سے افضل انواع میں سے ہوگی۔‘‘

(’منصبِ امامت‘ از حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہید (مترجم)۔ لاہور: حکیم محمد حسین مومن پورہ، 1949ء، صفحہ 82-83)

اس کی تائید وتصدیق حضرت سیّد عبدالقادر جیلانیؒ کے قول سے ہوتی ہے جو حضرت امام عبدالرزّاق قاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شرح فصوص الحکم میں مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں درج کیا ہے۔ آپؒ لکھتے ہیں:

’’اَلْمَهْدِيُّ الَّذِيْ يَجِيْئُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ فِي الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ تَابِعًا لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَفِي الْمَعَارِفِ وَالْعُلُوْمِ وَ الْحَقِيْقَةِ تَكُوْنُ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْاَوْلِيَاءِ تَابِعِيْنَ لَهٗ كُلُّهُمْ... لِاَنَّ بَاطِنَهٗ بَاطِنُ مُحَمَّدٍ ﷺ‘‘ (شرح فصوص الحکم۔ مطبوعہ مصر صفحہ 25)

کہ آخری زمانہ میں آنے والا مہدی احکامِ شریعت میں اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا تابع ہے۔ اور (آنحضرت ﷺ کی وجہ سے) معارف، علوم اور حقیقت میں (آپؐ کے سوا) تمام کے تمام انبیاءؑ اور اولیاءؒ اس کے تابع ہیں کیونکہ اس کا باطن محمد ﷺ کا باطن ہے۔

اس امّت کا مسیح موعودؑ جو احادیث میں مہدی اور نبی کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے، وہ امّتِ محمدیہ کے مجدّدین میں مجدّدِ اعظم ہے اور اس کے خلفاء میں خاتم الخلفاء ہے اور آنحضرت ﷺ کی خلافت کے انتہائی بلند اور اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہے۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اِنِّيْ عَلٰى مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ الْوَلَايَةِ كَمَا كَانَ سَيِّدِي الْمُصْطَفٰى عَلٰى مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ النُّبُوَّةِ وَ اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَ اَنَا خَاتَمُ الْاَوْلِيَاءِ۔ لَا وَلِيَّ بَعْدِيْ اِلَّا الَّذِيْ هُوَ مِنِّيْ وَ عَلٰى عَهْدِيْ‘‘ (خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 69-70)

ترجمہ: میں اسی طرح ولایت کے مقامِ ختم پر فائز ہوں جس طرح میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نبوّت کے مقامِ ختم پر فائز تھے۔ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ اب میرے بعد کوئی ولی نہیں بجز اس کے جو میرا ہو اور میرے طریق پر ہو۔

خاتم الخلفاء کا منصب اس حقیقت و معرفت کا عکّاس ہے کہ نہ صرف امّت میں روحانی خلفاء کے آپؑ خاتم ہیں بلکہ تمام امّتوں کے خلفاء سے بھی افضل ہیں اور خلافت کا بلند ترین تصوّر آپؑ کی ذات پر ختم ہے، آپؑ کا مقام اس منصب کی معراج ہے۔

3: خلافتِ نبوّت

یہ خلافت کی وہ نوع ہے جو نبی کے بعد نبی کے ظلّ میں اس کے کمالات وانوار اور برکات کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ اس میں پھر آگے حسبِ ذیل اقسام ظاہر ہوتی ہیں۔

الف: خلافتِ راشدہ

یہ خلافتِ نبوّت کی سب سے اوّل، اعلیٰ، اَولیٰ نوع ہے جو علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں سے اس کے قیام کا وعدہ فرماتا ہے اور اس کو خود قائم فرماتا ہے۔ اپنی تائید ونصرت اس کے شاملِ حال کرتا ہے اور اس کی خاص علامات کے ساتھ اسے باقی خلافتوں سے ممتاز کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی امتیازی علامات سورۃ النور میں آیتِ استخلاف میں بیان فرمائی ہیں۔ وہ اس کے ذریعہ کمالات و برکات اور انوارِ نبوّت ظاہر فرماتا ہے اور امّت میں اس کے فیوض جاری رکھتا ہے۔ خلافت کی اس نوع میں روحانی انواعِ خلافت کی تمام خوبیاں، صفات اور تاثیرات پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا یہ قسم اپنے منصب اور نام کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ اس زیرِ مطالعہ کتاب میں بنیادی طور پر خلافت کی اسی اعلیٰ اور اَولیٰ قسم یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کے متفرّق مضامین کو پیش کیا گیا ہے اور اس میں مذکور تمام بحثیں دراصل اسی سے متعلق ہیں۔

ب: مجددیت، محدّثیت وولایت وغیرہ

یہ خلافت کی وہ اقسام ہیں جو خلافتِ راشدہ کے اٹھ جانے کے بعد نبوّت کے عام فیض کے رنگ میں جاری ہوتی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی قوّتِ قدسیہ کے اثر نیز آپؐ کی اتباع اور آپؐ کی پاک تعلیم کے فیض سے امّت کے بہت سے بزرگوں نے مختلف روحانی مقامات حاصل کئے۔ وہ آنحضرت ﷺ کی خلافت کے روحانی پہلو کے ساتھ دین کی تجدید اور امّت کی اصلاح کے کام کرتے رہے۔ ان میں آنحضرت ﷺ کی خلافت روحانی طور پر جاری ہوئی۔ اس پہلو سے وہ بھی ایک رنگ میں آپؐ کے خلیفہ کہلائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ہم کب کہتے ہیں کہ مجدّد اور محدّث دنیا میں آکر دین میں سے کچھ کم کرتے ہیں یا زیادہ کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا تو یہ قول ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حقِ خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے۔ تب اس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کے لئے مجدّد اور محدّث اور روحانی خلیفے آتے ہیں۔..... وہ دین کو منسوخ کرنے نہیں آتے بلکہ دین کی چمک اور روشنی دکھانے کو آتے ہیں۔... افسوس کہ معترض کو یہ سمجھ نہیں کہ مجددوں اور روحانی خلیفوں کی اس امّت میں ایسے ہی طور سے ضرورت ہے۔ جیسا کہ قدیم سے انبیاء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے۔‘‘

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 339-340)

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت کی اس قسم کو بیان فرمایا ہے جو امّت میں مجدّدین اور صلحائے امّت کے ذریعہ جاری رہی۔ خلافت کی انہی اقسام کو بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بیان فرماتے ہیں:

’’آیتِ استخلاف میں خلافت کے ایک دوسرے سلسلہ کا وعدہ بھی دیا گیا ہے جو پہلی دو شاخوں (یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد جاری ہونے والی خلافتِ راشدہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری ہونے والی خلافتِ راشدہ۔ ناقل) سے مختلف ہے۔ ہے تو یہ خلافتِ حقّہ ہی لیکن ہم نے ایک اصطلاح بنائی تھی۔ اس لئے اس کو ہم خلافتِ راشدہ نہیں کہتے۔ گو رُشد سے وہ بھی بھری ہوئی ہے۔ ہم اسے خلافتِ ائمہ کہیں گے اور خلافت کا یہ سلسلہ جو ہے اس کی رُو سے امّتِ محمدیہ میں سینکڑوں، ہزاروں بلکہ لاکھوں خلفاء پیدا ہوئے۔ کچھ انبیاء کے نام سے اور کچھ ربّانی علماء کے نام سے۔ پس کما جو آیتِ استخلاف میں ہے۔ یہ کما ہم سے ایک دوسرا وعدہ بھی کرتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جس طرح امت میں اللہ تعالیٰ کے ہزاروں نیک بندے خلیفہ کی حیثیت میں یعنی نائبِ رسول کی حیثیت میں رسول ہی کا کام کرنے والے پیدا ہوئے، اسی طرح امّتِ محمدیہ میں سینکڑوں ہزاروں ایسے خدا کے بزرگ بندے نبی اکرم ﷺ سے فیض پانے والے پیدا ہوں گے جو اسلام کے چہرہ کو روشن رکھیں گے۔ اور جیسا کہ ایک وقت میں امّتِ موسویہ میں چار چار سو نائب اور خلیفہ بھی پیدا ہوئے اس کے مقابلہ میں چونکہ امّتِ محمدیہ کا دائرہ وسیع ہے۔ ہوسکتا ہے کہ امّتِ موسویہ کے چار سو کے مقابلہ میں ایک ہی وقت میں چار ہزار بزرگ پیدا ہوں جو آنحضرت ﷺ کے خدّام کی حیثیت میں اور آپؐ کی نیابت میں آپؐ کا کام کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ 26 دسمبر 1968ء)

اسی طرح فرمایا:

’’مجھ سے پہلے لاکھوں کروڑوں لوگ مختلف شکلوں میں آئے۔ کئی اولیاء کی شکل میں آئے۔ کئی محدّثین کی شکل میں آئے۔ دراصل تو خلافت ہی ہے۔ لیکن خلافت کی آگے کئی شکلیں بن جاتی ہیں۔ غرض جو سلسلۂ خلافت اس وقت قائم ہے اور پہلے بھی تھا کئی بزرگ اس شکل میں بھی آئے۔ لیکن خلافت ہی کی جو دوسری شکلیں ہیں ان میں بھی آئے۔ جیسے محدّثیت ہے۔ یہ بھی خلافت ہی کی ایک شکل ہے۔ یا ان میں اولیاء اللہ اور مقربینِ الٰہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جن کو یہ کہتا ہے کہ اس محدود دائرہ میں، اس تھوڑے وقت میں تم میرے بندوں کی اصلاح کرو اور میرے دین کی مدد کرو۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 10 راگست 1976ء)

ج: خلافتِ راشدہ کے ماتحت صلحاء اور ائمہ

خلافت کی یہ وہ قسم ہے جو خلافتِ راشدہ سے وابستہ افراد میں جاری ہوتی ہے اور دراصل یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان اور اعمالِ صالحہ کے اس مقام پر فائز ہوتے ہیں جس پر خلافت راشدہ کا وعدہ استوار ہوتا ہے۔ خلیفۂ راشد کی جماعت کے یہ مومنین اپنے اندر اس خلافت کو جذب کئے ہوتے ہیں اور اپنے اعمال میں جاری کئے ہوتے ہیں جن پر خلافتِ راشدہ کا نظام قائم ہوتا ہے۔ یہ لوگ نہ ہوں تو خدا تعالیٰ کی خلافت کی شرائط وعلامات کے معدوم ہونے کی وجہ سے دنیا میں خلافت راشدہ کا نظام جاری نہیں ہوتا۔ خلافتِ راشدہ کا وعدہ ان لوگوں میں پورا ہوتا ہے جو انفرادی طور پر اپنے اپنے اندر خدا تعالیٰ کی خلافت کو قائم کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر خدا تعالیٰ ایک خلیفہ کو خلیفہ راشد بنا کر کھڑا کرتا ہے جو اُن کی ذاتی و انفرادی خلافتوں کی تصدیق کے نشان کے طور پر ان کے سروں کا تاج ہوتا ہے اور وہ ان کا سردار قرار پاتا ہے۔

جس جماعت میں ایسے لوگ نہ ہوں جن کے دل انفرادی طور پر خدا تعالیٰ کی خلافت کی آماجگاہ نہ ہوں تو وہ جماعت خلافت سے مغائر گویا ایک الگ اور مختلف جنس بن جاتی ہے۔ اس وجہ سے وہ اس خلافت کو جو خلافتِ راشدہ ہے، اپنے سروں پر قائم نہیں کر سکتی جس کا خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے۔ خلافتِ راشدہ کے تحت وہ جماعت آتی ہے جو ایمان اور اعمالِ صالحہ اور رُشد کی وجہ خلافتِ راشدہ کی ہم جنس ہوتی ہے۔ خلافتِ راشدہ کے تحت ایسی خلافت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بیان فرماتے ہیں کہ

"دوسرے سلسلہ کے خلفاء امّت صلحائے امّت، ائمۂ امّت خلافت راشدہ کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اگر اس سے اپنا رشتہ قطع کر لیں تو بلعم باعور بن جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ان سے تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے آجاتے ہیں۔ لیکن جب تک ان کا رشتہ قائم رہتا ہے، خلافتِ راشدہ کا خلیفہ ان تمام کا سردار ہوتا ہے۔ اور بڑا خوش قسمت ہے وہ خلیفۂ وقت جس کے ماتحت دوسروں کی نسبت اس دوسرے سلسلہ کے خلفاء اور ائمہ موجود ہوں۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 26 دسمبر 1968ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جس دوسرے سلسلہ کا یہاں ذکر فرمایا ہے یہ ایک ایسا سلسلۂ خلافت ہے جو خلافت کا منصب اور نام تو نہیں رکھتا مگر نبوّت وخلافتِ راشدہ کی برکات کے طفیل خلافت کی صفات سے متصف اور اس کے رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔ وہ خلیفۂ وقت کے تحت اپنی ذات میں خدا تعالیٰ کی خلافت کو عملی رنگوں میں جاری کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس مضمون کو حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہیدؒ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

"لفظ خلیفہ کو بمنزلہ لفظ خلیل اللہ، کلیم اللہ، روح اللہ، حبیب اللہ، یا صدیق اکبر، فاروق اعظم، ذوالنورین، مرتضیٰ، مجتبیٰ، اور سیّد الشہداء، یا ان کی مانند شمار نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک لقب بزرگانِ دین میں سے ایک خاص بزرگ کی ذات سے خصوصیت رکھتا ہے۔ اس لقب کے اطلاق سے اسی بزرگ کی ذات تصوّر کی جاتی ہے۔ اور اسی طرح یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ لفظ "خلفائے راشدین" خلفائے اربعہ کی ذات سے خصوصیت رکھتا ہے کہ اس لفظ کے استعمال سے انہی بزرگوں کی ذات تصوّر ہوتی ہے۔ حاشا وکلّا بلکہ اس لقب کو بمنزلہ ولی اللہ، مجتہد، عالم، عابد، زاہد، فقیہ، محدّث، متکلّم، حافظ، بادشاہ، امیر یا وزیر کے تصوّر کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک خاص منصب پر دلالت نہیں رکھتا۔ جو کوئی بھی اس صفت سے متصف اور اس منصب پر قائم ہو وہی اس لقب سے ملقّب ہو سکتا ہے۔"

('منصبِ امامت' از حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہید (مترجم)۔ لاہور: حکیم محمد حسین مومن پورہ، 1949ء، صفحہ 82-83)

بقول حضرت سیّد صاحب شہید "یہ دوسرے سلسلہ" کے خلفاء ہیں جو خواہ ولی اللہ، مجتہد، عالم، عابد، زاہد، فقیہ، محدّث، متکلّم، حافظ، بادشاہ، امیر یا وزیر ہوں مگر وہ خلافت کی صفت سے متصف اور اس منصب پر قائم ہوں وہ اس لقب سے ملقّب ہو سکتے ہیں۔ اس کی وضاحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے حسبِ ذیل بیان میں مذکور ہے جو پہلے بھی درج کیا گیا تھا کہ:

"آیت استخلاف میں خلافت کے ایک دوسرے سلسلہ کا وعدہ بھی دیا گیا ہے جو پہلی دو شاخوں (یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد جاری ہونے والی خلافتِ راشدہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری ہونے والی خلافتِ راشدہ۔ ناقل) سے مختلف ہے۔ ہے تو یہ خلافت حقّہ ہی لیکن ہم نے ایک اصطلاح بتائی تھی۔ اس لئے اس کو ہم خلافت راشدہ نہیں کہتے۔ گو رشد سے وہ بھی بھری ہوئی ہے۔ ہم اسے خلافتِ ائمہ کہیں گے اور خلافت کا یہ سلسلہ جو ہے اس کی رُو سے امّتِ محمدیہ میں سینکڑوں، ہزاروں بلکہ لاکھوں خلفاء پیدا ہوئے۔ کچھ انبیاء کے نام سے اور کچھ ربّانی علماء کے نام سے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 26 دسمبر 1968ء)

4: خلافتِ حکومت وملوکیت

یہ خلافت کی وہ قسم ہے جو حکومت یا ملوکیت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا اُس خلافت روحانی سے کوئی تعلق نہیں ہے جو ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔ لیکن اس کا ذکر چونکہ قرآنِ کریم میں الگ حوالہ کے ساتھ آتا ہے اس لئے محض علمی پہلو کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس کا بھی ذکر کیا جا رہا ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"پہلی خلافتیں یا تو خلافت نبوّت تھیں جیسے حضرت آدم اور حضرت داؤد علیہما السلام کی خلافت تھی اور یا پھر خلافتِ حکومت تھیں جیسا کہ فرمایا۔

وَاذۡکُرُوۡۤا اِذۡ جَعَلَکُمۡ خُلَفَآءَ مِنۡۢ بَعۡدِ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ زَادَکُمۡ فِی الۡخَلۡقِ بَصۜۡطَۃً ۚ فَاذۡکُرُوۡۤا اٰلَآءَ اللّٰہِ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ○

(سورۃ الاعراف 70:7)

یعنی اس وقت کو یاد کرو جب کہ قوم نوح کے بعد خدا نے تمہیں خلیفہ بنایا۔ اور اس نے تم کو بناوٹ میں بھی فراخی بخشی یعنی تمہیں کثرت سے اولاد دی پس تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔

اس آیت میں خلفاء کا جو لفظ آیا ہے اس سے مراد صرف دنیوی بادشاہ ہیں اور نعمت سے مراد بھی نعمتِ حکومت ہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں نصیحت کی ہے کہ تم زمین میں عدل وانصاف کو مدّنظر رکھ کر تمام کام کرو۔ ورنہ ہم تمہیں تباہ کر دیں گے۔ چنانچہ یہود کی نسبت اس انعام کا ذکر ان الفاظ میں فرماتا ہے۔

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ یٰقَوۡمِ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِیۡکُمۡ اَنۡۢبِیَآءَ وَ جَعَلَکُمۡ مُّلُوۡکًا ٭ۖ وَّ اٰتٰىکُمۡ مَّا لَمۡ یُؤۡتِ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ○

(سورۃ المائدہ 21:5)

یعنی اس قوم کو ہم نے دو طرح خلیفہ بنایا۔ اِذۡ جَعَلَ فِیۡکُمۡ اَنۡۢبِیَآءَ کے ماتحت انہیں خلافتِ نبوّت دی اور جَعَلَکُمۡ مُّلُوۡکًا کے ماتحت انہیں خلافتِ ملوکیت دی۔

غرض پہلی خلافتیں دو قسم کی تھیں۔ یا تو وہ خلافتِ نبوّت تھیں۔ اور یا پھر خلافتِ ملوکیت۔ پس جب خدا نے یہ فرمایا کہ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ تو اس سے یہ استنباط ہوا کہ پہلی خلافتوں والی برکات اِن کو بھی ملیں گی اور انبیاء سابقین سے اللہ تعالیٰ نے جو سلوک کیا وہی سلوک وہ امّتِ محمدیہ کے خلفاء کے ساتھ بھی کرے گا۔"

(خلافت راشدہ۔ انوار العلوم، جلد 15 صفحہ 529)

ہادیؔ تری عیال نہ چھوڑے یہ در کبھی
قربان ہو کے جوت جگائی یہی تو ہے

(ہادی علی چوہدری)

حضور انور کے دستِ مبارک سے
مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

ویسٹرن کینیڈا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد آمد ہے اور کینیڈا کے طول وعرض میں پھیلے تمام احمدی مردوزن اور بچے اس کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دورہ میں مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح فرمائیں گے۔اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کی معمول کی تاریخوں کو بدل کر حضور انور کے دورہ کے بابرکت ایام میں ہی یہ جلسہ رکھ لیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھوں سے قائم ہونے والا جلسہ سالانہ کا یہ نظام بہت سادگی اور پورے وقار کے ساتھ قائم ہوا تھا جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔کیا ایشیا، کیا افریقہ، کیا آسٹریلیا، کیا یورپ اور کیا براعظم امریکہ، دنیا کا کون سا خطہ ہے جہاں جلسہ ہائے سالانہ نہ ہوتے ہوں۔ان جلسوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل، اس کے رحم اور اسی کی بے پناہ عنایتوں کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جلسہ کو قائم کرنے کے مقاصد بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں۔

احباب جماعت پورا سال ان جلسوں کا شدت سے انتظار کرتے، پورے جوش وخروش سے ان میں شرکت کرتے اور ان جلسوں سے مقدور بھر فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔الحمد للہ!

اس سال ویسٹرن کینیڈا کے جلسہ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت اس جلسہ میں شرکت فرما رہے ہیں اور اپنے دستِ مبارک سے مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح فرما رہے ہیں۔جہاں ایک طرف یہ ہمارے لئے ایک اعزاز کی بات ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا کے دیدار سے براہ راست فیضیاب ہو سکیں گے۔اور ان کے روح پرور خطابات سن سکیں گے وہاں دوسری طرف ہماری ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ جائیں گی۔میں احباب جماعت کو جلسہ سالانہ اور حضور انور کے دورۂ ویسٹرن کینیڈا کے حوالہ سے ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو ان پر عائد ہوتی ہیں۔

جلسہ سالانہ سے متعلق ہدایات

☆ سب سے پہلے احباب جماعت جلسہ میں شمولیت کے اپنے اولین مقصد کو نہ بھولیں۔یہ جلسہ سالانہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس غرض سے قائم فرمایا کہ:

”اس جلسہ کے شاملین حقائق و معرفت اس جلسہ میں سن کر دینی فائدہ حاصل کریں اور ایمان و معرفت میں ترقی کریں۔“

اس لئے احباب جماعت ان اغراض و مقاصد کو نہ بھولیں اور جس حد تک ممکن ہو سکے جلسہ کے ان ایام میں برکات اور رحمتِ خداوندی سمیٹیں۔خلیفۂ وقت کے خطابات تو اس جلسہ کا اصل اور اس کی روح ہیں۔ان کو غور سے سننا اور ان پر عمل کرنا ہر احمدی مردوزن کا فرض ہے۔

☆ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

”حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالےٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔“

اس پاک تبدیلی کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں، درود شریف اور دوسری دعائیں ورد زبان رکھیں تاکہ ہم میں سے ہر ایک پہلے سے بڑھ کر نیکیوں میں آگے بڑھنے والا ہو اور اپنے اندر مثبت تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔

☆ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسوں کے متعلق جو ہدایات ارشاد فرمائی ہیں ان کا غور سے مطالعہ کریں اور ان پر عمل کرنے کی کما حقہ کوشش کریں۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔“

لہٰذا یہ ایک بہت ہی اہم موقع ہے جو ہمیں اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی کا موقع فراہم کرتا ہے۔اس لئے وقت کا ضیاع کرنا، عام دنیاوی باتوں میں وقت صرف کرنا، تقاریر اور جلسے کے پروگراموں کی طرف توجہ نہ دینا کسی بھی احمدی کو زیب نہیں دیتا۔مجھے امید ہے کہ آپ سب لوگ جلسہ کی اصل غرض سے ہی جوق در جوق تشریف لائیں گے اور کما حقہ فائدہ اٹھائیں گے۔انشاء اللہ۔

☆ حفاظتی اقدامات کے حوالہ سے بھی خصوصی طور پر خلیفۂ وقت کی ہدایت ہے کہ:

”اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہر حال نظر رکھیں، جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔تو جماعت احمدیہ کی یہی بہت بڑی سیکورٹی ہے۔“

لہٰذا احباب جماعت اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔

اسی طرح جماعت کے رجسٹریشن بیجز لے کر آئیں۔سیکورٹی کے کارکنان سے تعاون کریں خواہ اس کے لئے آپ کو تکلیف ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے۔یہ تمام انتظامات آپ سب کی حفاظت کی غرض سے کئے جاتے ہیں۔اور آپ ہی کے تعاون سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔

☆ سیکورٹی کے علاوہ بھی جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان سے بھرپور تعاون کریں۔جماعت احمدیہ کی یہ بہت بڑی امتیازی شان ہے کہ اگر کوئی بچہ بھی ڈیوٹی پر کھڑا ہو تو اس سے تعاون کیا جاتا ہے۔یہی ہمارے نظام کا حسن بھی ہے اور کامیابی کا راز بھی۔

☆ اتنے بڑے انتظامات میں بسا اوقات کچھ کمیاں، خامیاں اور کوتاہیاں رہ جاتی ہیں۔لیکن اس میں غصہ کرنے یا کارکنان جلسہ سے الجھنے کی کوشش نہ کریں۔یہ صرف کارکنان یا رضا کاروں کا

جلسہ نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا جلسہ ہے اس کو کامیاب وکامراں کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اگر آپ خود اُس کی کو مناسب طور پر دور کرسکیں تو ضرور کیجئے وگرنہ مناسب انداز میں متعلقہ کارکنان کو توجہ دلا دیں۔ اگر آئندہ کے لئے کوئی بہتر تجویز آپ کے ذہن میں ہو تو جلسہ کے بعد تحریری طور پر مجھے مطلع کریں۔

☆ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت مہمان بھی شرکت کرتے ہیں ان پر ہر لحاظ سے اچھا اثر پڑنا چاہیئے۔ ہمارے اخلاق، ہمارا لباس، ہمارا کردار، ہماری جلسے میں حاضری، ہمارا چلنے، پھرنے، اُٹھنے، بیٹھنے کا انداز الغرض ہر پہلو سے باوقار ہونا چاہیئے۔

☆ خواتین پردے کی پوری طرح سے پابندی کریں اور اس سلسلہ میں اسلامی اقدار اور ارشادات خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

خلیفۂ وقت کی آمد۔ ہماری خوش قسمتی

ہماری ذمہ داریاں

جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں کہ اس سال جلسہ میں ہمارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی بنفسِ نفیس شرکت فرما رہے ہیں اور اپنے دستِ مبارک سے مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا افتتاح فرما رہے ہیں۔ یہ ہم سب کے لئے نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ہمیں اپنے آقا کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے، آپ کے ارشادات کو براہ راست سننے اور آپ کے دیدار کا موقع ملے گا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ہم سب پر بہت سی ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں کہ ہم اپنے آقا کی میزبانی کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

★ دعاؤں پر زور دیں کہ حضور انور کا یہ دورہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقی، جماعت کینیڈا کی ہر لحاظ سے ترقی، احباب جماعت میں روحانی ترقی، تمام پروگراموں کی کامیابی اور حضور انور کی خوشنودی صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا واحد ذریعہ دعا ہی ہے۔

★ حضور انور سے ملاقات کی نیک خواہش ہر احمدی دل میں موجزن رہتی ہے۔ جب سے احباب جماعت کو حضور انور کی آمد کا پتہ چلا ہے ملاقاتوں کی درخواستوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو ملاقات کا موقع مل سکے لیکن حضور انور کے محدود دورہ کے پیش نظر تمام درخواستوں پر عمل ہونا ممکن نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے انتظامیہ کی یہ کوشش ہوگی کہ جن خاندانوں نے کسی بھی خلیفہ وقت سے ملاقات نہیں کی یا جنہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں کی ان کو ترجیح دی جائے۔ اس لئے جو احباب حضور انور کے گذشتہ دوروں کے دوران یا کسی بھی اور ملک میں ملاقات کر چکے ہوں ان کو اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے ایثار کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

★ خلیفۂ وقت کے بعض پروگرام صرف محدود تعداد کے لئے ہوں گے۔ ان میں اگر کسی کو شمولیت سے روکا جائے تو برا نہ منائیں بلکہ انتظامیہ سے تعاون کریں۔

عمومی ذمہ داریاں

حضور انور کی آمد اور جلسہ سالانہ ویسٹرن کے پیش نظر ان دنوں میں مسجد بیت الرحمٰن وینکوور میں احباب جماعت کا نمازوں اور دوسرے پروگراموں میں آنا جانا بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے:

★ اپنے کسی عمل سے مسجد کے اردگرد کے علاقہ کے لوگوں کو تکلیف نہ دیں۔

★ ٹریفک کے اصولوں کی پابندی کریں۔ پارکنگ بھی صرف مقررہ جگہوں پر کریں اور کسی کے لئے تکلیف یا پریشانی کا باعث نہ بنیں۔

★ صفائی کا نہ صرف خود خیال رکھیں بلکہ اگر راستہ میں کوئی گند نظر آئے تو اٹھا کر کوڑے والے ڈبے میں ڈال دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں اور فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے اور مقبول خدمت کی توفیق دے، ہمارا ہر فعل و عمل خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے خلیفہ کی رضا کے لئے ہو اور جماعت کینیڈا ہر لحاظ سے دنیا میں ایک نمایاں اور صفِ اول کی جماعت کے طور پر ابھرے جس سے خلیفۂ وقت کی آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی رہیں۔ آمین۔

خلافت کا کوئی بدل ہی نہیں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”خلافت کا کوئی بدل ہی نہیں ہے۔ ناممکن ہے کہ خلافت کی کوئی متبادل چیز ایسی ہو جو خلافت کی جگہ لے لے اور دل اسی طرح تسکین پالیں۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 28 دسمبر 1984ء بمقام پیرس)

اھلاً وَ سَھلاً و مَرحَبا

یا امیر المومنین

سلام ، عالی مرتبت ، فیض گنجور
خلیفۂ خامس ، حضرتِ مسرور

خدمتِ عالی میں لکھنا ہے مرغوب
دعائیں آپ کی ، سدا ہیں مطلوب

قدم رنجہ فرما رہے ہیں آپ
کینیڈا پھر تشریف لا رہے ہیں آپ

اِک ہجومِ عاشقاں ہے چشم براہ
دیدہ و دِل کئے فرشِ راہ

دیکھتے ہیں جب یمین و یسار
دل کو ملتا ہے سکون و قرار

ایسے دیوانے کہاں سے ملتے ہیں
ایسے پروانے کہاں سے ملتے ہیں

مہدیٔ دوراںؑ کے جاں نثار ہیں سب
اور خلافت کے پرستار ہیں سب

جو خلافت ملی ہے دائم ہے
رشتہ اس سے ہمارا قائم ہے

آج گنبدِ مینائی کے نیچے
ہمیں فقط ، اِک امام کے پیچھے

آپ کی دعائیں ، ہمیش ہیں مطلوب
عدو سے ہوں نہ کبھی ہم مغلوب

آپ کے حق میں کوکبؔ کی ہے یہ دعا
آپ کو ہو عمرِ دراز ، عطا

(آمین)

(مکرم سعید احمد کوکبؔ صاحب)

مغربی معاشرے میں نوجوان نسل واقفینِ نو کے تربیتی مسائل اور ان کا حل

(قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں)

مکرم خالد محمود شرما صاحب

غصہ کو ضبط کرنے کی عادت

غصہ برداشت کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے بچے کو غصے کی نوبت ہی نہ آنے دیں۔ضد میں رونا دراصل غصے کی علامت ہے۔اگر بچہ کسی وجہ سے ضد کرے تو اس کو کسی اور کام میں لگا دیا جائے اور ضد کی وجہ معلوم کر کے اسے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔اس لئے غصے سے بچانے کا مطلب ہے کہ درحقیقت اس کیفیت کا موقع ہی نہ آنے دینا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”اور اسی طرح پر بہت سے برے خلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ ان پر کبھی غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے۔انہی بداخلاقیوں میں سے ایک غصہ بھی ہے۔جب انسان اس بداخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے۔وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے۔اس وقت جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ گزرتا ہے اور گالی وغیرہ کی کوئی پروا نہیں کرتا۔اب دیکھو کہ اسی ایک بداخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں۔“ (ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 609)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ:

”ہمیں ایسے واقفین بچے چاہئیں جن کو شروع ہی سے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔جن کو اپنے سے کم علم کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئے۔جن کو یہ حوصلہ ہو کہ وہ مخالفانہ بات سنیں اور تحمل کا ثبوت دیں۔جب ان سے کوئی بات پوچھی جائے تو تحمل کا ایک یہ بھی تقاضہ ہے کہ ایک دم منہ سے کوئی بات نہ نکالیں بلکہ کچھ غور کر کے جواب دیں۔یہ ساری ایسی باتیں ہیں جو بچپن ہی سے طبیعتوں میں اور عادتوں میں رائج کرنی پڑتی ہیں۔اگر بچپن سے یہ عادتیں پختہ نہ ہوں تو بڑے ہو کر بعض دفعہ ایک انسان علم کے ایک بہت بلند معیار تک پہنچنے کے باوجود ان عام سادہ سادہ باتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

نظام جماعت کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں

اطاعت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی بات بھی حکمت عملی سے منوائی جائے ورنہ بچے میں اطاعت گذاری کا مادہ کم ہوتا جائے گا۔ادھر بچوں نے کوئی مطالبہ کیا ادھر اسے پورا کر دیا گیا۔اس رویہ کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔بچے سے چھوٹے چھوٹے کام کروائے جائیں مثلاً یہ چیز وہاں رکھ دیں وہ چیز لے آئیں۔اس قسم کی مشق سے اسے کہنا ماننے کی عادت ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ:

”نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا۔اطفال الاحمدیہ سے وابستہ۔ناصرات سے وابستہ کرنا۔خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔انصار اللہ کی ذمہ داری تو بعد میں آئے گی لیکن پندرہ سال کی عمر تک خدام کی حد تک آپ تربیت کر سکتے ہیں۔خدام کی حد تک اگر تربیت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر انصار اللہ کی عمر میں بگڑنے کا امکان شاذ کے طور پر ہی کوئی ہوگا۔... پھر اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدے دار کے خلاف شکوہ ہوتا ہو۔وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ ... اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

وفا کا مادہ پیدا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ:

”واقفین بچوں کو وفا سکھائیں۔وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔وہ واقف زندگی جو وفا کے ساتھ آخری سانس تک اپنے وقف کے ساتھ نہیں چمٹتا وہ جب الگ ہوتا ہے تو خواہ جماعت اس کو سزا دے یا نہ دے وہ اپنی روح پر غداری کا داغ لگا دیتا ہے۔اور یہ بہت بڑا داغ ہے۔اس لئے آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اپنے بچوں کو وقف کرنے کا یہ بہت بڑا فیصلہ ہے۔اس فیصلے کے نتیجے میں یا تو یہ بچے عظیم اولیاء بنیں گے یا پھر عام حال سے بھی جاتے رہیں گے اور ان کو شدید نقصان پہنچنے کا بھی احتمال ہے۔بعض بچے شوخیاں کرتے ہیں اور چالاکیاں کرتے ہیں اور ان کو عادت پڑ جاتی ہے۔وہ دین میں بھی پھر ایسی شوخیوں اور چالاکیوں سے کام لیتے رہتے ہیں۔اور اس کے نتیجے میں بعض دفعہ ان شوخیوں کی تیزی خود ان کے نفس کو ہلاک کر دیتی ہے۔اس لئے وقف کا معاملہ بہت اہم ہے۔واقفین بچوں کو یہ سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جو ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے لیکن اگر تم اس بات کے متحمل نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ایک گیٹ اور بھی آئے گا جب یہ بچے بلوغت کے قریب پہنچ رہے ہوں گے اس وقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہو یا نہیں چاہتے۔ ... وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے۔ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے۔واپس نہیں مڑا کرتا۔ایسے وقف کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

تقویٰ کے حسن سے سجائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ:

”یہ بچے قربانی کے مینڈھے سے بہت زیادہ عظمت رکھتے ہیں اور ان کے ماں باپ کو اس سے بہت زیادہ محبت سے ان کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہئے۔جتنی محبت سے خدا کی راہ میں بکرا ذبح کرنے والا اس کی تیاری کرتا ہے یا مینڈھے کی تیاری کرتا ہے۔ان کا زیور کیا ہے؟ وہ تقویٰ ہے۔تقویٰ ہی سے یہ سجائے

جائیں گے۔اس لئے سب سے زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ ان واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں۔اور ان کے مال کو پاک اور صاف رکھیں۔ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔ان پر اس طرح پوری توجہ دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو۔اور اس طرح ان کے دل میں تقویٰ بھر دیں کہ پھر یہ آپ کے ہاتھ میں کھیلنے کی بجائے براہ راست خدا کے ہاتھ میں کھیلنے لگ جائیں۔اور جس طرح ایک چیز دوسرے کے سپرد کر دی جاتی ہے تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے آپ یہ بچے شروع ہی سے خدا کے سپرد کر سکتے ہیں۔اور درمیان کے سارے واسطے اور سارے مراحل ہٹ جائیں گے۔رسمی طور پر تحریک جدید سے بھی واسطہ رہے گا اور نظام جماعت سے بھی واسطہ رہے گا۔مگر فی الحقیقت بچپن ہی سے جو بچے آپ خدا کی گود میں لا ڈالیں خدا خود ان کو سنبھالتا ہے اور خود ہی ان کا انتظام فرماتا ہے، خود ہی ان کی نگہداشت کرتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 1 دسمبر 1989ء)

واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ہدایت کا خلاصہ

تحریک وقف نو کا اعلان فرمانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے وقتاً فوقتاً اپنے خطبات میں تحریک جدید اور والدین کو واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جو مختلف ہدایات جاری فرمائیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

والدین سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت سے کبھی غافل نہ ہوں اور اپنے ان ''واقفین نو بچوں'' میں درج ذیل عادات پیدا کریں۔

☆ قرآنی تعلیمات سے محبت پیدا کریں۔

☆ نماز سے محبت پیدا کریں۔

☆ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں۔

☆ دین کی غیرت اور محبت پیدا کریں۔

☆ خلافت سے محبت پیدا کریں۔

☆ سخت جانی کی عادت پیدا کریں۔

☆ علم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔

☆ امانت و دیانت پیدا کریں۔

☆ بے ہودہ مذاق سے بچتے ہوئے پاکیزہ مزاح کی عادت پیدا کریں۔

☆ علم کو وسیع کرنے کے لئے اچھے رسائل، کتب اور اخبارات کے مطالعہ کی عادت پیدا کریں۔

☆ اردو اور عربی زبان لازمی سکھائیں۔

☆ اردو اور عربی زبان کے علاوہ چینی، روسی، سپینش اور فرانسیسی زبانوں میں سے کوئی ایک زبان سکھائیں کیونکہ جماعت کو آئندہ ان زبانوں کے ماہرین کی ضرورت ہے۔

☆ حساب کتاب رکھنے کی عادت پیدا کریں اور تربیت دیں۔

☆ واقفات نو بچیوں کو ترجیحاً بی ایڈ (B.Ed) اور ایم ایڈ (M.Ed) یا میڈیکل کی تعلیم دلائیں۔

سیکرٹریان وقف نو کی ذمہ داری

سیکرٹریان وقف نو کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اس اہم ذمہ داری کا حق اسی وقت ادا کرنے والے ہوں گی اور خدا کے حضور مقبول اور عزت سے یاد کئے جانے کے لائق بنیں گے جب ہم اپنی تمام طاقتیں اخلاص کی طشتری میں سجا کر اپنے رب کے حضور پیش کر دیں گے۔ایک سیکرٹری وقف نو کو واقفین نو بچوں کے ساتھ ایک ایسا زندہ تعلق قائم کرنا چاہئے جیسا کہ اس کو اپنی حقیقی اولاد سے ہوتا ہے۔ایک وقف نو بچہ جو خدا کے لئے تیار ہو رہا ہے آپ کی آنکھوں کے سامنے اپنی زندگی کے مختلف ادوار طے کر رہا ہوتا ہے اور ہر مرحلے پر والدین اور سیکرٹری وقف نو کی راہنمائی کا منتظر ہوتا ہے۔اگر خدانخواستہ کسی مرحلے پر کوئی ایک بھی وقف نو بچہ اپنے وقف پر قائم نہیں رہتا تو یہ والدین کے ساتھ ساتھ سیکرٹری وقف نو کے لئے لمحہ فکریہ ہونا چاہئے کہ ضرور زندگی کے کسی موڑ پر کہیں کوتاہی ضرور ہوئی ہے۔اس لئے سیکرٹری وقف نو کو ہر وقف نو بچے سے پیار و محبت کا ایک ذاتی تعلق پیدا کر کے ان پر مستقل نگاہ رکھنے اور والدین سے مسلسل رابطے میں رہنے کی ضرورت ہے۔اور بچے کو جماعت کا ایک مفید وجود بنانے کے لئے والدین کی معاونت اور راہنمائی کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''تحریک جدید والدین سے پوچھے کہ بتاؤ! اس بچے کا کیا حال ہے جو تم نے خدا کے سپرد کر دیا ہے۔خدا کے مہمان کی کس طرح پرورش کر رہے ہو۔کیا سوچ رہے ہو ہمیں بتایا کرو۔ہمیں اس کے حالات سے باخبر رکھو۔اور باقاعدہ ان کو ہدایتیں دیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ تم اس بچے سے یہ کام لو اور اُس بچے سے یہ کام لو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 1 دسمبر 1989ء)

والدین کی بہت بڑی ذمہ داری ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 22 اکتوبر 2010ء کو فرمایا:

''یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہمارا بچہ وقفِ نو ہے اس لئے ابتدا سے اس کو جماعت سنبھالے، یہ بالکل غلط سوچ ہے۔جماعت تعلیم و تربیت لئے رہنمائی ضرور کرتی ہے اور کرنی چاہئے۔اس کے لئے ربوہ میں مرکز میں وکالتِ وقفِ نو بھی قائم ہے۔قادیان میں نظارتِ تعلیم کے تحت وقفِ نو کا شعبہ قائم ہے۔یہاں لندن میں مرکزی طور پر براہ راست خلیفہ وقت کی نگرانی میں اس شعبہ کا کام ہو رہا ہے۔جماعتوں میں سیکرٹریانِ وقفِ نو کی یہ ذمہ داری ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت، کونسلنگ اور گائیڈنس وغیرہ کریں اور ان کو ایک جماعت کا فعال حصہ بنانے کی کوشش کریں اور اس میں اپنا بھی فعال کردار ادا کریں۔لیکن ان سب کے باوجود والدین کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ... جیسا کہ میں نے کہا کہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر وقفِ نو کی سکیم کا اجراء ہوا تھا۔اور یہ ایک انتہائی اہم اور آئندہ جماعتی ضروریات کو پوری کرنے والی سکیم ہے جس میں علاوہ مختلف مربیان و مبلغین کے مستقبل میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے واقفین زندگی کی ضرورت ہوگی۔پس والدین اور وقفِ نو کے شعبہ کو اس ذمہ داری میں اپنا کردار ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔ 12 نومبر 2010ء)

حرف آخر

یقیناً سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے۔والدین اور شعبہ وقف نو ہر لمحہ واقفین نو بچوں کی دین و دنیا میں بھلائی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔دعا سے دلوں میں تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔جب انسان کو اپنی ظاہری کوششوں کے ساتھ ایک غیبی ہاتھ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ غیبی ہاتھ ہے خدا کی مدد اور اس کی نصرت! ان تمام مسائل کا جن کا ذکر او پر گزر چکا ہے ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے خدا سے دعا کریں کہ ہم سے تو جو کچھ ہو سکتا ہے کر رہے ہیں۔اب اے ہمارے رب تو ہی مدد کرے گا تو ہم کامیاب ہوں گے۔

(باقی صفحہ 18)

ایک معاشرتی المیہ اور نفسیاتی مرض

محترمہ صادقہ نصیر صاحبہ، کلینیکل سائیکالوجسٹ

یہ بات یقیناً تمام والدین کے تجربہ میں ہوگی کہ اولاد کی اخلاقی تربیت تعلیم سے زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ والدین اپنے بچوں کی تعلیم اور تعلیمی کامیابیوں کے لئے ہمہ وقت جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ اس کے لئے معاشی تگ ودو کے ساتھ ساتھ اپنی ضروریات اور ذاتی آرام کی بھی قربانی دیتے ہیں لیکن اپنی اولاد کی اخلاقی تربیت اور نشو ونما کے بہت سے پہلوؤں کو نظرانداز کرنے کی فاش غلطی کر جاتے ہیں۔ اور جب بچہ بلوغت میں قدم رکھتا ہے تو بہت سے اخلاقی مسائل اور برائیاں جنم لے کر نہ صرف والدین بلکہ معاشرے اور خود بچے کی زندگی کے لئے مسائل اور تلخیاں پیدا کر دیتے ہیں۔

بہت سے والدین بلکہ اکثر والدین ابتداء میں اس بات کا نوٹس نہیں لیتے کہ ان کے بچے نے کسی کے گھر سے کھلونا چرا لیا ہے یا کوئی چیز بغیر اجازت کے اٹھالی ہے، گالی دی ہے، غصے میں آپے سے باہر ہوگیا ہے یا کسی بھی موقع پر بدتمیزی اور ناشائستگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ابتداء میں تو یہ حرکات بھلی معلوم ہوتی ہیں اور معصوم لگتی ہیں۔ بلکہ خوش ہو کر ان حرکات کا اظہار سب کے سامنے کرتے ہیں جس سے بچے کی حوصلہ افزائی شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن جب بچہ سکول میں داخل ہوتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ آپ کو ٹیچر سے یہ شکایت ملے کہ اس کو دوسرے بچوں کے بستوں میں سے چیزیں نکالنے کی عادت ہے۔ اکثر والدین یہ کہہ دیتے ہیں کہ کوئی بات نہیں جب بڑا ہوگا تو ٹھیک ہو جائے گا۔ حقیقت تو یہی ہے کہ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا جاتا ہے اس کی یہ عادات درست ہو جاتی ہیں۔ ایسا صرف اسی صورت میں ہوگا اگر آپ نے گاہے بگاہے اور وقتاً فوقتاً مناسب طریق سے بچے کو اچھے برے کی تمیز سکھائی ہو اور اپنے بچے کی اخلاقی اقدار کے ارتقاء کی نشو ونما میں حصہ لیا ہو۔ لیکن اگر آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کا بچہ عمر کے لحاظ سے تو اس قدر سمجھ دار ہوگیا ہے کہ وہ آپ کی باتوں کو سمجھ کر ان پر غور کرنے کے بعد اپنی غلط عادات کو ترک کر دے لیکن اگر وہ ایسا نہیں کر پا رہا تو سمجھ لیجئے آپ کے بچے کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے اور آپ کے بچے میں کئی اقسام کے مجرمانہ خصائل جنم لے رہے ہیں۔

بچپن کے یہ مجرمانہ خصائل بلوغت کے مجرمانہ کردار کی نشاندہی کرتے ہیں۔ نوعمری میں مجرمانہ کردار اور بے راہ روی نہ صرف ایک سنگین معاشرتی مسئلہ ہے بلکہ کلینیکل سائیکالوجی میں اس کو ایک شدید مرض مانا جاتا ہے۔ اس نفسیاتی مرض کو نفسیاتی اصطلاح میں کنڈکٹ ڈس آرڈر (Conduct Disorder) یا نوعمری کے جرائم (Juvinile Delinquence) بھی کہتے ہیں جن کے سدّ باب کے لئے بحیثیت والدین اور استاد آپ کو فوری طور پر چوکس ہو جانا چاہیئے۔

بچوں میں مجرمانہ خصائل کی نشاندہی

(Identification of conduct disorder)

اس مرض کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

بچہ یا نوبالغ / فرد اپنے گھر اور معاشرے کی اعلیٰ اقدار کی پامالی کا مرتکب ہوتا ہے (اور یہ اعلیٰ اقدار دراصل اخلاقی اقدار ہوتی ہیں جن کا تعین اس کے لئے اس کے گھر، سکول یا معاشرے نے کیا ہوتا ہے)۔ جب کہ اس کی عمر کے دوسرے بچے ان اقدار اور معیارات کا احترام کرنا سیکھ چکے ہوتے ہیں۔

اس مرض کا شکار مریض ان کرداروں کا مظاہرہ اپنے گھر، سکول، ہمجولیوں اور معاشرے کے دوسرے افراد کے ساتھ کرتا ہے اور انہیں اتنا تنگ کرتا ہے کہ دوسرے افراد اس کے ان روّیوں سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ایسے بچے کسی سرزنش، سزا، نصیحت یا پیار اور کہنے سے باز نہیں آتے۔

اس مرض کی شکل بچپن کی ابتدا میں حد سے بڑھی ہوئی بے چینی (hyperactivity) کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس مرض میں بچہ / نوبالغ جسمانی جارحیت یعنی مار پیٹ کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اور ہمیشہ ہی جارحیت کی ابتداء مریض بچے کی طرف سے ہوتی ہے۔ یہ جارحیت بعض اوقات اتنی بڑھ جاتی ہے کہ ظلم کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ مثلاً بچہ یا نوبالغ اپنے ساتھیوں یا دوسرے لوگوں اور جانوروں کو بڑی بے دردی سے پیٹ دیتا ہے۔ دوسروں کی ملکیت کی اشیاء کو تباہ کرنا، توڑنا پھوڑنا، آگ وغیرہ لگا دینا اور دور پھینک دینا بھی اسی میں شامل ہیں۔ کچھ بڑی عمر میں اسلحہ کے ذریعہ ڈکیتی، خواتین کے پرس چھین کر بھاگ جانا، زبردستی دوسرے افراد سے رقم چھین کر بھاگ جانا وغیرہ بھی سب اسی نوع میں شامل ہیں۔

اگر ان افراد کا بچپن دیکھا جائے تو مشاہدہ اور تجربہ میں آیا ہے کہ یہ بچے ابتداء ہی سے سکول میں اپنے ہم جماعتوں کے بستوں سے اشیاء اڑانے کی عادی تھے۔ بچپن میں ان حرکات کی پوچھ گچھ پر وہ ان حرکات کا اعتراف نہیں کرتے تھے اور جھوٹ بول دیتے تھے۔

کچھ بچے بڑی ڈھٹائی سے ان حرکات کا اعتراف تو کر لیتے ہیں لیکن کسی قسم کی ندامت یا آئندہ باز رہنے کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ ایسے بچے عادتاً جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ٹین ایج (Teen age) اور اس کے بعد کی عمر میں یہ حرکات جسمانی تشدّد، زیادتی (rape)، ہم جنس پرستی اور ناجائز طور پر حاملہ ہونے کی صورت جیسے کرداروں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔

نامعلوم چوری جس میں بچہ یا افراد دوسرے افراد کی اشیاء ادھار تو لے لیتا ہے لیکن واپس نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ دکانوں سے چھوٹی موٹی چیزیں چرانا، دوسرے گھروں میں چھلانگ لگا کر اترنا، کار میں چپکے سے بیٹھ جانا، جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا اور فریب دہی کے مظاہرے عام ہیں۔

شروع میں اس قسم کے جھوٹ کا اظہار، کھیلوں اور گروہی (group) کھیلوں میں اکثر دیکھا گیا ہے جس میں بچہ کھیل کود اور مقابلے میں بے ایمانی سے جیتنے کی کوشش کرتا ہے اور شکست کو نہیں مانتا، مثلاً کیرم بورڈ اور لڈو وغیرہ میں۔ اس کے علاوہ گھر اور سکول سے بھاگ جانے کی شکایت بھی عام ہوتی ہے۔ باوجود سزا کے رات کو دیر سے گھر آنے کی عادت بھی پائی جا سکتی ہے۔ ایسے بچے ابتداء ہی سے بہت بے رحم ہوتے ہیں۔ انہیں کسی دوسرے فرد حتّی کہ اپنے

والدین سے بھی ہمدردی نہیں ہوتی۔ گھر میں اگر کوئی بیمار پڑ جائے تو یہ کبھی بھی ہمدردی کا اظہار نہیں کرتے اور خیریت دریافت نہیں کرتے۔ یہ مکمل طور پر ہمدردانہ جذبات سے عاری ہوتے ہیں۔ یہ احساس جرم کا کبھی شکار نہیں ہوتے بلکہ الٹا اپنے جرائم کا الزام دوسروں پر ڈال دیتے ہیں۔ ان میں عزت نفس بہت ہی کم ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ اپنے کردار اور گفتار میں کافی اعتماد اور سختی کا اظہار کرتے ہیں۔ بہت کم ہی انہیں آنسو بہاتے، غمزدہ ہوتے یا روتے دیکھا گیا ہے۔ اس قسم کے بچے اور بچیاں بڑے ہوکر بدترین خاوند اور بیویاں ثابت ہوتے ہیں جنہوں نے گھروں کا سکون برباد کیا ہوتا ہے۔ گالم گلوچ، لڑائی جھگڑا اور طوفان بدتمیزی سے ان کے گھر جہنم کا منظر پیش کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اوائل عمری میں ہی جنسی فعل اجاگر ہوجاتے ہیں اور وہ ان بے ہودہ حرکات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ نوعمری میں ہی شراب نوشی، تمباکو نوشی، ڈاکٹر کو بتائے بغیر نشہ آور ادویات (drugs) کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ ان کی قوت برداشت بہت کمزور ہوتی ہے۔ اشتعال انگیزی، غصے اور جذبات سے مغلوب ہوکر جلد بھڑک اٹھنا بھی ان کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ اس مرض کے سنگین نتائج اس وقت سامنے آتے ہیں جب ان کی تعلیمی سرگرمیاں اور کیریکٹر متاثر ہونا شروع ہوتے ہیں۔ یہ بچے عام طور پر تعلیمی میدان میں پیچھے رہ جاتے ہیں کیونکہ غیر سماجی سرگرمیوں اور قانون شکنی کی وجہ سے انہیں اصلاحی اداروں (correctional services) کی مدد لینا پڑتی ہے۔

ان بچوں / نو بالغ افراد کو غیر سماجی اور مشتبہ سرگرمیوں کی وجہ سے بہت سی قانونی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مثلاً سکول سے نام خارج ہوسکتا ہے۔ لڑکیاں ناجائز طور پر حاملہ ہوسکتی ہیں۔ ان میں خودکشی کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔

نوعمری کے جرائم کی وجوہات

1۔ وراثتی عوامل

کچھ تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ یہ مرض جو کہ ایک سماجی مسئلہ ہے خاندانوں میں چلتا ہے۔ ایسے خاندان جہاں بہت سے یا ایک دو افراد غیر اخلاقی حرکات اور کرداروں کا مظاہرہ کرتے ہوئے پائے گئے ہوں وہاں پر بچوں کے اخلاقی برائیوں اور جرائم میں جنسیاتی طور پر ملوث ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

2۔ ماحولیاتی عوامل

بچے کا ماحول خاص طور پر بچپن کا ماحول یعنی گھر کسی بچے کو مجرم بنانے کا بہت حد تک ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس میں ماں باپ کا کردار بہت اہم ہے۔ ایسے گھر جہاں ماں باپ کی ازدواجی زندگی عدم اعتمادی، بے چینی اور تنازعات سے بھرپور ہو یا جہاں ہر وقت ایک قسم کا محاذ جنگ ہونے کی وجہ سے والدین مسلسل اپنے بچوں کو نظر انداز کرنے کے مرتکب ہو رہے ہوں۔ دراصل ایسے والدین ایک طرح سے اپنے بچوں کو نفسیاتی مریض اور مجرم بنا رہے ہوتے ہیں۔ اور مجرمانہ خصائل ایک طرح سے ماں باپ کے لڑائی جھگڑوں، علیحدگی اور طلاق کا ایک ردعمل ہوتے ہیں۔

نفسیاتی مطالعات میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ماں باپ کی عدم موجودگی بھی بچوں کی شخصیت پر منفی اثرات چھوڑتی ہے۔ دونوں ماں باپ یا کسی ایک کا طویل عرصے تک گھر سے غیر حاضر ہونا یا گھر میں ایسے ماں باپ کا موجود ہونا جو نشہ جیسی بری عادت کا شکار ہوں اور راتوں کو دیر سے گھر آتے ہوں گھریلو ماحول میں آلودگی کا باعث بنتے ہیں اور یہ آلودہ ماحول بچے کی اخلاقی اور نفسیاتی نشوونما کے لئے زہر قاتل ثابت ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں بدکار والدین اپنے بچوں کو نفسیاتی مریض بنانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بعض اوقات سوتیلے والدین بھی اس کی وجہ بن جاتے ہیں۔

بہت بڑا خاندان جہاں بہت زیادہ بچے ہوں اور جہاں ہر بچے کو مساوی طور پر مطلوبہ توجہ نہ ملتی ہو تو اس صورت میں بھی بچہ نظر انداز ہوکر منفی رجحانات اپنالیتا ہے۔

3۔ مذہبی اور اخلاقی تعلیم کا فقدان بے جا آزادی یا بے جا سختی:

ایسے گھرانے جہاں کسی قسم کی مذہبی و اخلاقی تعلیم و تربیت کا فقدان ہو اور بچے کو معاشرے اور مذہب کی اقدار اور اخلاقی ضوابط کا درس نہ ملتا ہو۔ مغربی معاشرہ اس کی مثال ہے۔ لیکن دوسری جانب بے جا سختی اور ضرورت سے زیادہ اور بے موقع مذہبی ماحول بھی بچے کو باغی بنا دیتا ہے۔

4۔ سماجی و معاشی محرومی

غریب، معاشی اور سماجی طور پر پس ماندہ درجے کے لوگوں (Lower Socio. Economic Class) میں یہ معاشرتی المیہ (disorder) زیادہ پایا جاتا ہے۔ ایسی غربت جہاں انسانوں کی بنیادی جسمانی ضروریات بھی پوری نہ ہوتی ہوں۔ بنیادی مادی ضروریات کا پورا نہ ہونا اور اہم بنیادی سہولتوں سے طویل عرصے تک محرومی اور طویل معاشی جدوجہد اور بچوں کا کم عمری میں محنت مزدوری اور مشقت (child labour) کرنا وغیرہ۔ ان کے نتیجے میں بھی بچے غیر متوازن معاشرے کے خلاف جارحانہ رویہ اپنا لیتے ہیں۔ یہی صورت حال گھروں میں بھی پائی جاسکتی ہے جہاں کسی ایک گھرانے میں مادی سہولتوں کی تقسیم میں والدین ہی ناانصافی کے مرتکب ہوتے ہوں۔ کسی ایک بچے کی تعلیم پر بے حساب خرچ کر ڈالتے ہوں اور کسی ایک بچے کو نظر انداز کر دیتے ہوں۔

دسری صورت حال یہ بھی ہے کہ اشرافیہ/امراء (upper class) جہاں بغیر کوشش اور بغیر جدوجہد کے ہر چیز اور آسائش کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ یہ آسان حصول بچوں میں بے مقصدیت پیدا کر دیتا ہے۔ رشوت کا پیسہ اس کی مثال ہے جہاں بچے والدین کو آسانی سے آسائشیں حاصل کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ چونکہ پُر آسائش ماحول میں بچوں کے پاس کرنے کو کچھ نہیں ہوتا لہٰذا نتیجہ کے طور پر وہ جرائم کو مشغلے کے طور پر اپنا لیتے ہیں۔

اس معاشرتی المیہ (conduct disorder) کے بارہ میں تحلیل نفسی کے ماہرین (psychoanalists) کا کہنا ہے کہ بچے کی صحت مند نشوونما کا ایک اہم پہلو اس کی اچھے اور برے میں تمیز اور واقفیت ہے۔ بہت سے بچے یا بڑے افراد دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے اس لئے باز نہیں رہتے کہ قانون انہیں پکڑ لے گا یا وہ کام جو وہ کر رہے ہیں وہ غیر قانونی ہیں بلکہ اس لئے کہ خود ان کا ضمیر اور احساس جرم، اس بات سے روکتا ہے۔ جب کہ اس معاشرتی المیہ (conduct disorder) میں بچے یا فرد میں اس قسم کے احساس جرم یا ضمیر کی خلش کا فقدان ہوتا ہے اور وہ دوسروں کو تکلیف یا نقصان پہنچانے میں لطف اور لذت محسوس کرتے ہیں۔ اس نظریئے کے حامی افراد کا کہنا ہے کہ یہ معاشرتی رویہ (conduct disorder) دراصل انانیت کی انتہا یا خود پسندی (super ego) کی خامی ہے۔ کیونکہ یہ انانیت کی انتہا یا خود پسندی ہی ہے جو فرد کو ضمیر (conscience) جیسی چیز عطا کرتی ہے اور اس ضمیر کی آواز ہی ہے جو فرد کو جرم یا ایذا رسانی سے محفوظ رکھتی ہے۔ انانیت ہماری روح کا حصہ ہے جو ہمیں معاشرے کے قواعد و ضوابط اور والدین کے احکامات کے تابع رہنے پر مجبور کرتا ہے۔

گھریلو ماحول کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا گیا ہے کہ معاشرتی المیہ (conduct disorder) دراصل انانیت کی انتہا یا خود پسندی (super ego) کی ناکامی اور کمزوری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ ناکامی مکمل طور پر گھریلو ماحول کی غیر آسودگی سے پیدا ہوتی ہے۔ جب والدین بچے کو مطلوبہ پیار و محبت

دینے سے قاصر رہتے ہیں تو بچہ بھی ان سے جذباتی لگاؤ اور وابستگی نہیں رکھتا۔ اس کے دل میں والدین کا حکم ماننے کا جذبہ پیدا ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا ضمیر ملامت کرتا ہے کہ اس نے والدین اور گھر کے اصولوں اور روایات کو پامال کیا ہے۔

انانیت کی انتہا یا خود پسندی (super ego) کی صحت مند نشوونما میں والدین کا کردار بہت اہم ہے اور جب تک والدین بچے کو اخلاقیات کا مناسب انداز میں درس نہیں دیں گے اور اسے ان اخلاقی قواعد وضوابط کا پابند بنانے کے لئے مناسب حکمت عملی یعنی سزا اور انعام کا بندوبست کرنے کا اہتمام نہیں کریں گے ضمیر اور انانیت کی انتہا یا خود پسندی (super ego) کی کی نشوونما بہتر طور پر نہیں ہوسکتی۔

نظریہ آموزش (learning theory) کے مطابق بچے تمام رویے اور کردار والدین، گھر اور اپنے اردگرد کے ماحول سے سیکھتے ہیں۔ کچھ خاندانوں میں تشدّد اور جارحیت کو پسند کیا جاتا ہے اور اس روّیے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے یعنی یہ کہا جاتا ہے وہ مرد اور لڑکا ہی کیا جو مار پیٹ یا گالم گلوچ نہ کرے۔ اس طرح بچہ لا شعوری طور پر اس کو ایک اچھا نمونہ (role model) سمجھ کر اپنا لیتا ہے۔ خاص طور پر جن گھروں میں باپ جابر، ظالم، غصہ کرنے والا اور گالم گلوچ کرنے والا ہوتا ہے۔ وہاں ایسے رویے پروان چڑھتے ہیں۔

معاشرتی المیہ (conduct discorder) کا علاج

یعنی مجرمانہ خصائل اور بے راہ روی کے شکار بچوں کے لئے کیا کیا جائے:

ماہرین نفسیات وسماجیات اور دانشور کہتے ہیں کہ اگر افراد کی اخلاقی حالت سدھارنی ہے اور معاشرے سے اس المیہ (conduct discorder) کو ختم کرنا ہے تو حکومتوں کو اپنی اپنی مملکتوں سے غربت، مفلسی اور بے روزگاری کو ختم کرنا ہوگا۔ گھروں اور تعلیمی اداروں میں اعلیٰ اخلاقی اور مذہبی اقدار کا مناسب طریقے سے درس دینا ہوگا تا کہ افراد کی انانیت کی انتہا یا خود پسندی (super ego) مجموعی طور پر بچپن میں ہی صحت مند طور پر نشوونما پا سکے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ مذہبی منافرت اور فرقہ واریت کے جذبے کو بھی کنٹرول کرنا ہوگا تا کہ افراد میں تعصب اور تنگ نظری کے رجحانات نہ جنم لے سکیں۔ کیونکہ تعصب اور تنگ نظری بھی افراد میں منفی رویے پیدا کرتی ہے اور معاشرہ مجموعی طور پر جارحیت پسند ہو جاتا ہے جیسا کہ اس وقت دنیا کے بہت سے ملک تشدد اور مذہبی منافرت کا شکار ہیں۔ خاص طور پر پاکستانی معاشرہ ان رویوں کی عکاسی کرتا ہے۔

گو کہ مندرجہ بالا احتیاطی سماجی حربے کارگر ثابت ہوسکتے ہیں لیکن پھر بھی اس معاشرتی المیہ (disorder conduct) میں مبتلا افراد کا بچپن ہی سے اور نوبلوغ (Adolescent age) میں سائیکاتھیرپی (psychotherapy) کے ذریعہ علاج ضروری ہے۔ اور اگر بر وقت یہ علاج نہ کیا جائے تو بڑے ہو کر یہ بچے سوشیو پیتھ (Sociopath) بن جاتے ہیں اور یہ افراد کلینیکل سائیکالوجی کی اصطلاح میں مشکل ترین مریض ہوتے ہیں۔

تھیراپی (therapy) میں اس فرد کے ساتھ ساتھ خاندان، سکول اور اس کے اردگرد کے ماحول کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ فیملی تھیراپی جس میں بچے کی والدین، اساتذہ اور دوسرے افراد کے ساتھ خصوصی نشستیں رکھی جاتی ہیں اور یوں گھریلو ماحول میں تبدیلی لا کر ایک فرد کے کردار میں تبدیلی لائی جاتی ہے۔ کبھی کبھی سائیکاٹرسٹ (psychiatrist) کی مدد سے ادویات کے ذریعہ علاج کو بھی طریقہ علاج کا حصہ بنایا جاتا ہے۔

اسلام میں معاشرتی المیہ (conduct discorder) کے تدارک اور روک تھام کے لئے احکامات وتدابیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مورخہ 27 اور 28 دسمبر 1925ء کو نہایت ایمان افروز تقاریر فرمائیں جن کا تعلق معاشرتی اور سماجی برائیوں اور ان کے تدارک کے بارہ میں تھا۔ اور خاص طور پر اولاد کی تربیت کس طرح کرنی چاہیئے، کے بارہ میں سنہرے اصول بیان فرمائے تھے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

"اب میں اس نقص سے اولاد کو محفوظ کرنے کا طریق بتلاتا ہوں۔ پہلا دروازہ جو انسان کے اندر گناہ اور جرم کا کھلتا ہے وہ ماں باپ کے ان خیالات کا اثر ہے جو اس کی پیدائش سے پہلے ان کے دلوں میں موجزن تھے۔ اور اس دروازہ کا بند کرنا پہلے ضروری ہے۔ پس چاہیئے کہ اپنی اولادوں پر رحم کر کے لوگ اپنے خیالات کو پاکیزہ بنائیں۔ لیکن اگر ہر وقت پاکیزہ نہ رکھ سکیں تو اسلام کے بتائے ہوئے علاج پر عمل کریں تا اولاد بھی ایک حد تک محفوظ رہے۔ اسلام ورثہ میں ملنے والے گناہ کا یہ علاج بتاتا ہے کہ جب مرد اور عورت ہم صحبت ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطن و جنب الشیطن ما رزقنا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التوحید، باب السّؤال باسماء اللہ تعالیٰ و الا ستھاذۃ بھا)

ترجمہ: اے خدا! ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔"

(منہاج الطالبین۔ انوار العلوم، تصانیف سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی۔ فضل عمر فاؤنڈیشن۔ قادیان: نظارت نشرواشاعت، 2008ء۔ جلد 9 صفحہ 199-200)

حضور انورؓ نے فرمایا:

"ورثہ کے گناہ کے بعد گناہ کی آمیزش انسان کے خیالات میں اس کے بچپن کے زمانہ میں ہوتی ہے۔ اس کا علاج اسلام نے یہ کیا ہے کہ بچہ کی تربیت کا زمانہ حضرت رسول کریم ﷺ نے وہ قرار دیا ہے جب کہ ابھی بچہ پیدا ہی ہوا ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے اگر ہو سکتا تو رسول کریم ﷺ یہ فرماتے کہ بچہ جب رحم میں ہو اسی وقت سے اس کی تربیت کا وقت شروع ہو جانا چاہیئے۔ مگر یہ چونکہ ہو نہیں سکتا تھا اس لئے پیدائش کے وقت سے تربیت قرار دی اور وہ اس طرح کہ فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہو تو اسی وقت اس کے کان میں اذان کہی جائے۔"

(کنز العمال۔ مطبوعہ حلب، 1395 ھجری، جلد 16، صفحہ 599)

(منہاج الطالبین۔ ایضاً صفحہ 200)

حضور انورؓ نے فرمایا:

"غرض بچپن کی تربیت ہی ہوتی ہے جو انسان کو وہ کچھ بناتی ہے جو آئندہ زندگی میں وہ بنتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

مامن مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ

(صحیح بخاری۔ کتاب القدر، باب اللہ اعلم بما کانوا عاملین)

کہ بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ آگے ماں باپ ہی اسے، یہودی، نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔"

(منہاج الطالبین۔ ایضاً صفحہ 201)

'منہاج الطالبین' میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بچوں کی نفسیات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے اور انہیں سماجی اور معاشرتی جرائم اور گناہوں سے بچانے کے طریق بتائے ہیں۔ ماں باپ کو ان کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ایک اور دعا جو والدین کو پڑھتے رہنا چاہئے وہ یہ ہے:

ربّنا وھب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ عین وجعلنا للمتقین اماماً۔ (سورۃ الفرقان 66:25)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم کو ہماری جیون ساتھیوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

کثرت سے یہ دعائیں کرنے کے علاوہ کچھ تدابیر بھی کرنی چاہئیں۔

1۔ والدین اپنی اولاد کے لئے اعلیٰ ترین اخلاق کے نمونے ظاہر کریں اور ہر وقت اولاد کا محاسبہ کرنے سے پہلے خود اپنا محاسبہ بھی کرتے رہیں۔

2۔ گھروں میں بہت حکمت عملی کے ساتھ (خاص طور پر ان معاشروں میں رہتے ہوئے) اور مذہبی ماحول قائم کرتے ہوئے بچوں کو بھی اس ماحول کا پابند کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئیے۔

3۔ والدین (ماں اور باپ) دونوں ہی یکساں طور پر مذہبی اقدار کی تکریم کریں اور مذہبی تقاریب اور جماعتی نظام کے ساتھ جڑے رہیں۔

4۔ والدین اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت، لباس، خوراک اور آسائشوں کی فراہمی میں تمام بچوں کے ساتھ مساوی رویّہ اختیار کریں یعنی گھروں میں عدل وانصاف پر مبنی ماحول قائم کیا جائے۔

5۔ اپنے بچوں کی ہر طرح اور بھرپور انداز سے عزت کریں۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اکرموا اولادکم واحسنوا ادبھم (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: اپنی اولاد کی عزت کیا کرو اور ان میں اچھے اخلاق پیدا کرو۔

6۔ اپنی تمام تر توجہ مادی اشیاء کے حصول پر صرف کرنے کی بجائے اپنا مناسب وقت اولاد کے ساتھ بھی گزاریں ورنہ بچے نظر انداز ہو کر جذباتی وابستگی سے محروم ہوں گے اور معاشرے کے لئے اذیت کا باعث بنیں گے۔ ایسی صورت میں والدین ہی مجرم ہوں گے۔

جماعت احمدیہ ایک خدائی جماعت ہے جو ایسا نظام رکھتی ہے جس کی ذیلی تنظیمیں اس ضمن میں بھرپور کردار ادا کرسکتی ہیں۔ مثلاً سوشل گروپ کا قیام، ناصرات، اطفال اور خدام کی تنظیموں میں ایسا طریق رائج کیا جاسکتا ہے کہ مختلف Social Support Groups کے ذریعہ بچوں کی خاص طور پر بے راہ روی کے شکار افراد کی نفسیاتی اور اخلاقی تربیت اور علاج کا بندوبست کیا جائے۔ اس میں مذہبی علماء اور ماہرین نفسیات مل کر کام کرسکتے ہیں۔ جماعت کے عہدیداران ان کے معاون بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری جماعت میں ہمیشہ ذہنی اور اخلاقی طور پر صحت مند نسلیں پیدا ہوں اور احمدیہ معاشرہ اخلاقی کج روی سے پاک ہو کر دنیا کے سامنے آئے۔

بقیہ از مغربی معاشرے میں نوجوان نسل واقفینِ نو کے تربیتی مسائل اور ان کا حل

ایک بزرگ کا قصہ مشہور ہے ان کا ایک شاگرد تھا جسے تصوف کا بہت شوق تھا۔ وہ اس کے سیکھنے کے لئے بہت عرصہ ان کے پاس رہا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو اس بزرگ نے پوچھا کیا تمہارے وطن میں شیطان ہوتا ہے؟ وہ حیران ہو کر کہنے لگا شیطان کہاں نہیں ہوتا۔ بزرگ نے کہا جب تم اپنے وطن پہنچو گے تو اگر شیطان نے تم پر حملہ کیا تو کیا کرو گے؟ اس نے کہا میں شیطان کا مقابلہ کروں گا۔ بزرگ نے کہا اچھا تم نے شیطان کا مقابلہ کیا اور وہ بھاگ گیا لیکن تم خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے لگے اور اس نے پیچھے سے آ پکڑا تو کیا کرو گے؟ اس نے کہا میں پھر اس کا مقابلہ کروں گا۔ بزرگ نے کہا اگر تم اسی طرح شیطان کا مقابلہ کرتے رہو گے تو خدا تعالیٰ کی طرف کس طرح متوجہ ہوسکو گے؟ اس نے کہا تو پھر آپ ہی بتائیں مجھے کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے کہا بتاؤ اگر تم کسی دوست کو ملنے جاؤ جس کا ایک کتا ہو جو تمہیں گھیر لے تو کیا کرو گے؟ اس نے کہا میں اسے لاٹھی ماروں گا۔ انہوں نے کہا کتا بھاگ کر پھر تمہارے پیچھے آ پڑا تو کیا کرو گے؟ اس نے کہا صاحب مکاں کو آواز دوں گا کہ آؤ اور آ کر اپنے کتے کو روکو۔ انہوں نے کہا یہی طریق شیطان کے متعلق اختیار کرنا۔ خدا تعالیٰ سے کہنا میں آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں مگر شیطان مجھے آنے نہیں دیتا۔ آپ ہی اس کو دور کریں۔

اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ پر جو دل کو امید سے پُر کر دیتے ہیں ختم کیا جاتا ہے۔ آپؑ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ خیال نہ کرو کہ ہم گناہ گار ہیں۔ ہماری دعا کیوں کر قبول ہوگی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھ دی ہے کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔ دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کیسا ہی گرم کرو اور آگ کی طرح کردو پھر بھی جب وہ آگ پر پڑے گا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے۔ جیسا کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھ دیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ میں ملوث ہیں۔ گناہ اس میل کی طرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دور کی جاسکتی ہے۔ تمہارے طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کرے گا۔ وہ حلیم ہے، وہ غفور رحیم ہے۔" (بدر۔ 17 جنوری 1907ء تقریر جلسہ سالانہ)

اللہ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر وقف ہونے والے ان بچوں کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے مذکورہ بالا تعلیمات کے مطابق الٰہی نظام میں ڈھالنے والے ہوں۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے مسجد بیت الرحمٰن، وینکوور کا شاندار افتتاح

آج جس کا ہو رہا ہے افتتاحِ عالی شان
یہ ہے وینکوور کی مسجد، نام ہے بیت الرحمان

برکتیں ہی برکتیں ہیں نور ہی بس نور ہے
ہر طرف پھیلا ہوا۔ اِک جلوہٗ مسرور ہے

جس نے مال و وقت اس گھر کے لئے قرباں کیا
وہ خدا سے پائے گا بے لوث خدمت کی جزا

کینیڈا کے سارے شہروں میں ہو مسجد کا قیام
حکمِ آقا ہے۔ خدا خود ہی کرے گا انتظام

وینکوور والے اس مسجد کو رکھیں گے آباد
نعرۂ عثمآن ہر دم، "احمدیّت زندہ باد"

(مکرم محمد عثمان خاں صاحب)

ترجمہ: فوزیہ تنویر

آپ کی صحت اور ہیپا ٹائٹس سی Hepatitis C

اکثر اوقات ہم اپنی صحت کے بارہ میں کسی ایمرجنسی یا بیماری کے بعد ہی سوچتے ہیں۔ کینیڈا آنے والے اکثر امیگرنٹس کے لئے ملازمت ڈھونڈنا اور اپنے خاندان کے لئے ضروریات زندگی مہیا کرنا، ایک ڈاکٹر ڈھونڈنے اور اپنی صحت کا خیال رکھنے سے زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ تاہم اپنی صحت کا خیال نہ رکھنے سے دائمی بیماریاں ہوسکتی ہیں جیسا کہ دل کی بیماری، جگر کی بیماری یا پھر ذیابیطس۔ دائمی بیماریوں کے علاج میں مرض کی جلد تشخیص ہونا بہت اہم ہے۔ ہیپا ٹائٹس سی Hepatitis c، جگر سے متعلقہ ایک بیماری ہے جو کسی کے خون سے رابطے کے نتیجے میں منتقل ہوتی ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق پاکستان کی 4.8 فیصد آبادی ہیپا ٹائٹس سی سے متاثر ہے۔ یہ تعداد کینیڈا کی ہیپا ٹائٹس سی Hepatitis c سے متاثرہ آبادی سے کہیں زیادہ ہے جو کہ آبادی کا صرف 0.8 فیصد ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کینیڈا میں آنے والے امیگرنٹس میں انفیکشن کی شرح کینیڈا میں رہنے والے افراد کی نسبت کہیں زیادہ ہوسکتی ہے۔ اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ کینیڈا میں آباد ہونے والے امیگرنٹس کے طبی معائنہ کے وقت ایچ آئی وی، ٹی بی اور آتشک کے ٹیسٹ ہوتے ہیں مگر کسی قسم کی ہیپا ٹائٹس کے ٹیسٹ نہیں ہوتے۔

وقت کے ساتھ امیگرنٹس کی صحت گرنے لگتی ہے

تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ امیگرنٹس جب کینیڈا آتے ہیں تو ان کی صحت عام آبادی کی نسبت بہتر ہوتی ہے تاہم وقت کے ساتھ ساتھ ان کی صحت گرنے لگتی ہے۔ نکول نیٹی جو کہ ایکسیس الائنس ملٹی کلچرل ہیلتھ اینڈ کمیونٹی سروسز ٹورانٹو (Access Alliance Multicultural Health and Community Services Toronto) کی میڈیکل ڈائریکٹر اور ایک فیملی ڈاکٹر بھی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ اگر ہم ان حقائق کو ذہن میں رکھیں کہ امیگرنٹس کی صحت ابتدا میں بہتر ہوتی ہے اور پھر گرنے لگتی ہے تو ہمیں صحت کے متعلق دو چیزوں پر توجہ دینی پڑے گی۔ ایک دائمی بیماریاں اور دوسری ذہنی صحت کے مسائل۔ ذہنی دباؤ، غربت، جھجک، لسانی اور ثقافتی رکاوٹیں کچھ ایسے مسائل ہیں جو امیگرنٹس کے نظام صحت سے استفادہ کے رستے میں حائل ہیں۔ بعض کمیونیٹیز میں بیماری یا بیمار ہونے کے ساتھ شرم اور خوف بھی وابستہ ہوتا ہے جو لوگوں کو معلومات حاصل کرنے، ٹیسٹ کروانے یا مدد حاصل کرنے سے روکتا ہے۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ امیگرنٹس عام طور پر حفظان صحت کے اصولوں پر کم کاربند ہوتے ہیں۔ اور انہیں اکثر اوقات معلومات اور خدمات کے حصول میں لسانی اور ثقافتی رکاوٹوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔

کمیونٹی تنظیمیں رکاوٹوں کو دور کرتی ہیں اور مدد اور معلومات فراہم کرتی ہیں۔

صحت مند رہنے اور مختلف قسم کی بیماری سے نجات پانے کے صحیح معلومات حاصل کرنا بہت ضروری ہے اور دوسرا کمیونٹی اور طبی ماہرین کی مدد حاصل کرنا ہے۔ اونٹاریو بھر میں کمیونٹی تنظیمیں ایسے پروگرام چلاتی ہیں جو مندرجہ بالا رکاوٹوں پر قابو پانے میں مدد دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہیومن انڈیور (Human Endeav our) ایک ایسی تنظیم ہے جو پاکستانی اور ساؤتھ ایشین کمیونیٹیز کے ساتھ وان (Vaughan) کے شہر میں پچھلے آٹھ سال سے کام کر رہی ہے۔ ان کے پروگراموں میں صحت، تندرستی، معاشی ترقی، سماجی بھلائی کے کاروبار اور کمیونٹی سے تعلق بڑھانے والے پروگرام شامل ہیں۔ نورین جو کہ ہیومن انڈیور کے سربراہ ہیں ان کا کہنا ہے کہ ''معاشی استحکام انسانی صحت پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر لوگ معاشی طور پر مضبوط ہوں تو ان کی صحت بھی بہتر ہوتی ہے۔''

اسی طرح سے اونٹاریو بھر میں ایک نئی مہم ''ہیپا ٹائٹس سی۔ ٹیسٹ کروائیں'' کا آغاز کیا جارہا ہے جس کا مقصد کینیڈین امیگرنٹس میں ہیپا ٹائٹس سی کے بارہ میں آگہی پیدا کرنا اور اس وائرس کا ٹسٹ کروانے کی ترغیب دینا ہے۔

ہیپا ٹائٹس سی Hepatitis c کے متعلق غلط فہمیوں کا تدارک

کیا ہیپا ٹائٹس سی Hepatitis c سے متعلق غلط فہمیاں آپ کی صحت کو خطرے میں ڈال رہی ہیں؟

آپ کو ہیپا ٹائٹس سی Hepatitis c ہے؟ 'نہیں، ہو ہی نہیں سکتا' آپ کے خیال میں یہ ناممکن ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وائرس کے بارہ میں جو خون سے خون کے رابطہ کے نتیجے میں پھیلتا ہے۔ کئی طرح کے مفروضے ہیں جو درست نہیں۔ ہیپا ٹائٹس سی Hepatitis c کے متعلق ان غلط فہمیوں کو دور کر کے ہم کئی جانیں بچا سکتے ہیں۔

پہلی غلط فہمی: ہیپا ٹائٹس سی Hepatitis c کے لئے حفاظتی ٹیکہ موجود ہے۔

ہوسکتا ہے کہ ٹی۔ وی کے اشتہار دیکھ کر آپ سمجھیں کہ ایک سادہ سا حفاظتی ٹیکہ آپ کو ہر طرح کے ہیپا ٹائٹس سے بچا سکتا ہے۔ یہ ہیپا ٹائٹس اے اور بی کے لئے تو درست ہے مگر سی کے لئے نہیں۔ تاہم اچھی خبر یہ ہے کہ اگرچہ ہیپا ٹائٹس سی Hepatitis c کے لئے کوئی حفاظتی ٹیکہ نہیں تاہم اس کا علاج موجود ہے۔ ہیپا ٹائٹس سی Hepatitis c کا ٹیسٹ کروانے سے پتہ چل سکتا ہے کہ آپ کو علاج کی ضرورت ہے یا نہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی شخص کو ایک سے زیادہ اقسام کا ہیپا ٹائٹس ہو، اس لئے ہیپا ٹائٹس اے اور بی کا حفاظتی ٹیکہ لگوانا ایک اچھا اقدام ہے۔

دوسری غلط فہمی: کچھ خاص طرح کے طرز زندگی ہی آپ کو ہیپا ٹائٹس سی کے خطرے میں مبتلا کر سکتے ہیں۔

بعض اوقات لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس مرض سے صرف ان ہی لوگوں کو خطرہ ہوسکتا ہے جو 'خطرناک طرز زندگی' رکھتے ہیں۔ جب کہ

حقیقت یہ ہے کہ کئی ایسی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے کوئی بھی ہیپاٹائٹس سی میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ ہیپاٹائٹس سی Hepatitis c خون کے خون سے رابطہ کے نتیجہ میں منتقل ہوتا ہے۔ اس لئے کئی ایسی سرگرمیاں ہیں جو لوگوں کو اس انفیکشن میں مبتلا کرسکتی ہیں، جیسا کہ:

☆ غیر محفوظ طبی عمل یا دانتوں کا علاج جس میں خون کی مناسب چھان بین کئے بغیر منتقلی یا پھر طبی آلات کا جراثیم سے پاک نہ کیا جانا بھی شامل ہے۔

☆ سرنجوں کا مشترکہ استعمال یا پھر منشیات میں استعمال ہونے والے سامان کا مشترکہ استعمال

☆ جسم پر بنائے جانے والے نقش ونگار اور جسم کا گودنا

☆ ذاتی استعمال کی اشیاء جیسا کہ ریزر، دانت صاف کرنے کے برش اور ناخن کاٹنے والے اوزاروں کا مشترکہ استعمال

آپ کو شاید اس بات کا علم بھی نہ ہو کہ جسم گودوانے سے یا پھر ریزر جیسے ذاتی سامان کے مشترکہ استعمال سے ہیپاٹائٹس سی Hepatitis c منتقل ہوسکتا ہے مگر یہ ایک حقیقت ہے۔

تیسری غلط فہمی: میرے پاس قابل اعتماد طبی سہولیات ہیں اس لئے مجھے کوئی خطرہ نہیں۔

اگر طبی عمل کے دوران یا پھر دانتوں کے علاج میں سرنجوں کا دوبارہ استعمال کیا جائے یا پھر خون کی مناسب چھان بین کے بغیر منتقلی کردی جائے یا پھر طبی آلات کو جراثیم سے پاک نہ کیا گیا ہو تو انسان کو ہیپاٹائٹس سی Hepatitis c ہونے کا خطرہ ہوسکتا ہے۔

کینیڈا کے خون مہیا کرنے کے نظام میں ہیپاٹائٹس سی کی چھان بین 1992ء میں شروع ہوئی۔ اس سے پہلے ہونے والی خون کی منتقلی لوگوں کو ہیپاٹائٹس سی کے خطرے میں مبتلا کرسکتی ہے۔ اس کے علاوہ دنیا بھر میں طبی عوامل، دانتوں کے علاج اور خون کی فراہمی میں ایک جیسے حفاظتی معیار اختیار نہیں کئے جاتے۔ چنانچہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کینیڈا آنے والے بعض امیگرنٹس کو یہ معلوم ہی نہ ہو کہ وہ اپنے آبائی ممالک میں ہی اس بیماری کا شکار ہوچکے ہوں۔

چوتھی غلط فہمی: میں صحت مند ہوں اور مجھ میں اس کی کوئی علامات بھی نہیں اس لئے مجھے تو یقیناً ہیپاٹائٹس سی Hepatitis c ہو ہی نہیں سکتا۔

ہوسکتا ہے کہ ہیپاٹائٹس سی Hepatitis c انفیکشن کی بہت سالوں تک کوئی علامات ظاہر نہ ہوں۔ لہٰذا یہ ممکن ہے کہ کسی کو ہیپاٹائٹس سی Hepatitis c ہو اور اسے اس کا علم نہ ہو۔ جلد تشخیص سے علاج کے نتائج بہتر ہوسکتے ہیں۔ صرف ٹیسٹ کروا کر ہی آپ کو پتہ چل سکتا ہے کہ آپ کو ہیپاٹائٹس سی Hepatitis c ہے یا نہیں۔

آپ کو کس حد تک ہیپاٹائٹس سی Hepatitis c ہونے کا خطرہ ہے؟ اس کا اندازہ ایک چھوٹا سا سوال نامہ مکمل کر کے لگایا جا سکتا ہے۔

سوالنامہ: کیا آپ کو ہیپاٹائٹس سی کا ٹیسٹ کروانا چاہئے؟

1) کیا آپ نے 1992ء سے پہلے کبھی خون لگوایا تھا؟

2) کیا آپ نے کبھی ٹیکوں، سرنجوں یا ٹیکے کے ذریعے لگائے جانے والے سامان کا مشترکہ استعمال کیا ہے چاہے یہ صرف ایک بار ہی ہو؟

3) کیا آپ نے کبھی ایسے آلات سے جسم پر نقش ونگار بنوائے ہوں، جسم کو چھیدوایا ہو، آکوپنکچر کروایا ہو، الیکٹرالوسز یا نیم مستقل میک اپ کروایا ہو جو جراثیم سے پاک نہیں کئے گئے تھے؟

4) کیا آپ نے کبھی ایسا جسمانی یا طبی علاج کروایا ہے جس میں استعمال ہونے والے آلات کو معیاری طریقے سے جراثیم سے پاک نہیں کیا گیا یا ایک بار سے زیادہ استعمال کیا گیا ہو؟

اگر آپ نے مذکورہ بالا سوالوں میں سے کسی کا جواب بھی ہاں میں دیا ہے تو آپ اپنی صحت کی دیکھ بھال کرنے والے عملے سے ہیپاٹائٹس سی Hepatitis c کا ٹیسٹ کروانے کے لئے رابطہ کریں۔

آپ ہیپاٹائٹس سی Hepatitis c، کے بارہ میں مزید معلومات درج ذیل ویب سائٹ سے حاصل کرسکتے ہیں:

urdu.hepcinfo.ca

اگر آپ اونٹاریو میں رہتے ہیں تو آپ پبلک ہیلتھ ٹورانٹو کی اس معلوماتی ٹیلی فون لائن: 1-800-668-2437 پر رابطہ کر سکتے ہیں، جو کہ ہیپاٹائٹس، ایڈز وغیرہ سے بچنے اور جنسی صحت کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں اور آپ کی تمام معلومات کو صیغہ راز میں رکھتے ہیں۔ یہاں کام کرنے والے افراد ہندی، پنجابی، اردو، تیلوگو، مینڈرین، کینٹونیز اور کئی دیگر زبانوں میں معلومات فراہم کرسکتے ہیں۔ جب آپ یہاں پر رابطہ کریں گے تو ممکن ہے کہ آپ کو اپنی زبان میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کوئی خاص وقت دیا جائے جب اس زبان میں معلومات فراہم کرنے والا عملہ موجود ہوتا ہے۔ یہ آپ کو کسی ایسے کلینک کا پتہ بھی دے سکتے ہیں جہاں آپ اپنا ٹیسٹ کرواسکیں۔

اچھی خبر یہ ہے کہ ہیپاٹائٹس سی Hepatitis c کا علاج ممکن ہے۔ جلدی ٹیسٹ کروانے سے آپ نہ صرف ذہنی سکون پا سکتے ہیں بلکہ ایک صحت مند مستقبل بھی۔

سانحہ ارتحال وشکریہ احباب

خاکسارہ کے میاں مکرم محمد سرور بٹ صاحب مرحوم مورخہ 7 دسمبر 2012ء کو کچھ عرصہ کی علالت کے بعد قضاء الٰہی سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی وفات پر احباب جماعت نے جس محبت وشفقت سے اظہار تعزیت کیا اور ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائے یا بذریعہ فون ہم سے اظہار تعزیت اور ہمدردی فرمائی، ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ خصوصاً مکرم ومحترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، محترمہ امتہ النور صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا اور ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے اراکین جو باوجود اپنی مصروفیت کے تشریف لائے اور اس سانحہ میں ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ مقامی جماعت احمدیہ ابوڈ آف پیس اور تمام عزیز واقارب کا بھی بے حد شکریہ ادا کرتی ہوں جو اس غم میں برابر شریک رہے اور انتظامی امور میں بھی بھرپور تعاون فرمایا۔ یہ ناچیز محترمہ صاحبزادی امۃ الجلیل بیگم صاحبہ مدظلہا العالی دختر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی انتہائی ممنون ومشکور ہے جو متعدد بار تشریف لا کر اس عظیم صدمہ میں ہماری ڈھارس بندھاتی رہیں۔ خاکسار ان سب افراد کا تمام پسماندگان کی طرف سے شکریہ ادا کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ مولا کریم ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے میاں محمد سرور بٹ صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کا خود ہی حامی وناصر ہو۔ آمین۔

خاکسارہ

طاہرہ صدیقہ اہلیہ محمد سرور بٹ صاحب مرحوم، احمدیہ ابوڈ آف پیس

شذرات

الہام اور دماغی بناوٹ

مکرم انصر رضا صاحب مشنری

اس موجودہ صدی میں سائنسدانوں نے اپنی تحقیق کے ذریعے یہ معلوم کیا کہ انسانی دماغ کی بناوٹ ایسی ہے کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ روحانی رابطہ ہوسکتا ہے۔ ایسی بہت سی کتابوں میں سے تین کتابیں بطور مثال پیش کی جاتی ہیں:

1. The God gene : how faith is hardwired into our genes, by Dean H. Hamer. New Yokr : Doubleday, 2004.

2. Why God won't go away : brain science and the biology of belief by Andrew Newberg, Eugene G. d'Aquili, and Vince Rause. New York : Ballantine Books, 2001.

3. The "God" part of the brain : a scientific interpretation of human spirituality and God by Matthew Alper. Naperville, Ill. : Sourcebooks, 2006.

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ٹھیک 106 سال پہلے یعنی 15 مئی 1907ء کو شائع ہونے والی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں کسی سائنسی تحقیق کے نتیجے میں نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اسی حقیقت کو بیان فرماتے ہیں:

''اس تمام تقریر سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ کسی شخص کا محض سچی خوابوں کا دیکھنا یا بعض سچے الہامات کا مشاہدہ کرنا یہ امر اس کے کسی کمال پر دلیل نہیں ہے جب تک کہ اس کے ساتھ دوسری علامات نہ ہوں جو ہم انشاء اللہ القدیر تیسرے باب میں بیان کریں گے بلکہ یہ صرف دماغی بناوٹ کا ایک نتیجہ ہے اسی وجہ سے اس میں نیک یا راستباز ہونے کی شرط نہیں اور نہ مومن اور مسلمان ہونا اس کے لئے ضروری ہے اور جس طرح محض دماغی بناوٹ کی وجہ سے بعض کو سچی خوابیں آجاتی ہیں یا الہام کے رنگ میں کچھ معلوم ہوجاتا ہے۔ اسی طرح دماغی بناوٹ کی وجہ سے بعض کی طبیعت معارف اور حقائق سے مناسبت رکھتی ہے اور لطیف لطیف باتیں ان کو سوجھتی ہیں لیکن دراصل وہ لوگ اس حدیث صحیح کا مصداق ہوتے ہیں کہ امن شعرہ و کفر قلبہ یعنی اس کا شعر ایمان لایا مگر اس کا دل کافر ہے۔ اسی لئے صادق کو شناخت کرنا ہر ایک سادہ لوح کا کام نہیں۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 12)

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 647-988-3494

ای میل:

manager@ahmadiyyagazette.ca

بقیہ از اعلانات

☆ مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب

یکم اپریل 2013ء کو مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم آف سیالکوٹ ہاؤس ربوہ میں 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ نیک، صالح، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم، مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ونڈسر کے چھوٹے اور مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب سکاربرو کے بڑے بھائی اور مکرم طارق ظہور صاحب، میپل کے ماموں تھے۔ ان کے کئی عزیز و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ مکرمہ سیّدہ امۃ الحی لطیف صاحبہ

3 اپریل 2013ء کو مکرمہ سیّدہ امۃ الحی لطیف صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ سیّد محمد رفیع صاحب راولپنڈی میں 68 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

مرحومہ کے پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ آپ صاحبزادہ سیّد عبداللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کی پوتی اور مکرمہ سیّدہ امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا مشتاق احمد صاحب مرحوم کی چھوٹی ہمشیرہ اور مکرمہ وحیدہ لئیق صاحبہ اہلیہ لئیق محمد خاں صاحب بریمپٹن ہارٹ لیک کی خالہ تھیں۔ مرحومہ کے اور بھی عزیز و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب

4 اپریل 2013ء کو مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب کھاریاں 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

مرحوم، مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب مسی ساگا ساؤتھ کے بڑے بھائی تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

نمائندہ خصوصی: مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

جماعت احمدیہ مسلمہ سالگرہ ، پیدائش اور وفات کے دن منانے کے صریحاً خلاف ہے کیونکہ اسلامی تعلیمات میں اِن کا کہیں ذکر نہیں ملتا اور نہ ہی ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے کبھی اِن بیہودہ رسموں کو اپنے اُسوہ حسنہ میں جگہ دی۔ البتہ جماعت احمدیہ مسلمہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کو یاد کرتے ہوئے اپنے آقا و مولا کی حمد و شکر کے ترانے ضرور گاتی ہے۔ ایسا ہی ایک دن ہے تجدید احیائے دین کا دن ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اللہ تعالیٰ سے بشارت پاکر 23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ کے ایک بزرگ حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان پر بیعت لینے کا آغاز فرمایا۔ اُس روز چالیس مخلصین ، محبین اور فدائین نے بیعت کا شرف حاصل کیا اور جماعت احمدیہ مسلمہ کی بنیاد رکھی گئی۔ آج دنیا بھر میں اِس لازوال نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے یوم مسیح موعود منایا جاتا ہے۔ کینیڈا کی تمام احمدیہ جماعتیں اِس دن جلسہ کا اہتمام کرتی ہیں، سب سے بڑا اجتماع اونٹاریو کی شمالی اور یارک ریجن کی جماعتوں نے 23 مارچ 2013ء بروز ہفتہ مسجد بیت الاسلام میپل میں شام چھ بجے محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

جلسہ کا تعارف اور پروگرام

مکرم اُسامہ احمد صاحب نے سورۃ الجمعہ کی آیات 1 تا 5 کی تلاوت کی ،آیات کا انگریزی ترجمہ مکرم صبیح ناصر صاحب نے اور اردو ترجمہ مکرم کامران اشرف صاحب نے پیش کیا۔

محترم امیر صاحب نے یوم مسیح موعودؑ کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ سورۃ الجمعہ کی آیات میں ہی یوم مسیح موعودؑ کی غرض و غایت بیان کی گئی ہے اور اسلام کی احیاء نو کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اُس دن اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایک نئی زندگی عطا فرمائی، یہ نئی زندگی صرف اسلام کے لئے نہیں بلکہ ہم سب کے لئے ہے اور آج ہم اِسی نئی زندگی کے تشکر کے طور پر یہاں جمع ہوئے ہیں۔ آج ہمیں یہ اندازہ لگانا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ سے جو نئی زندگی اسلام کو عطا فرمائی گئی ہے اُس میں سے ہمیں نے کتنا حصہ پایا ہے۔

شرائط بیعت

12 جنوری 1894ء کے ایک اشتہار میں شائع شدہ شرائط بیعت کو مکرم ڈاکٹر سلیم قیصر صاحب نے اردو اور مکرم انصر باجوہ صاحب نے انگریزی میں پیش کیا۔

نعت

ساڑھے چھ بجے شام مسجد کے زیریں حصہ سے محترمہ عفت عنبریں خان صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی کلام سے ایک نعتؐ کے چند اشعار ترنم سے سُنائے

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچہ آل محمدؐ است

اشعار کا اردو ترجمہ محترمہ فریدہ عفت صاحبہ نے اور انگریزی ترجمہ محترمہ سائرہ ملک صاحبہ نے پیش کیا۔

قرآن کریم کی تعلیم کے فروغ کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا مشن

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم شیخ عبد الہادی صاحب ، سیکرٹری تعلیم القران جماعت احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے 6 بج کر 40 منٹ پر انگریزی میں خطاب کیا۔ سورۃ البقرۃ کی آیت 149 کی تلاوت اور تفسیر بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہاں مطمعٔ نظر کی بات کی گئی ہے ہر انسان کی زندگی کے مقصد کی بات کی گئی ہے۔ ہم احمدیوں کی زندگی کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مشن کے ساتھ جُڑا ہوا ہے، ہم وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پایا ہے اُن کو پہچان کر اُن سے بیعت کا رشتہ قائم کیا۔ اب اِس فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا ہمارے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ ایک معجزہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِس دنیا میں تشریف لائے، آپ کی بعثت کا مقصد قرآن کریم کی تعلیم جسے یکسر فراموش کر دیا گیا تھا اُسے دنیا میں دوبارہ زندہ کرنا تھا۔ آپ نے خود فرمایا کہ:

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

محترم شیخ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ''ازالہ اوہام'' سے ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے خود حضورؑ کی زبان سے آپؑ کے مشن کے بارہ میں بیان کیا کہ اوّل مسیح کی آمد کا مقصد ایمان کو ثریّا سے زمین پر لانا اور دوئم قرآن کے علوم اور روحانی خزائن کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ اور یہ اُسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے ہیں ہم قرآن کریم سے محبت کریں اُس کے علوم و معارف کو سمجھیں اور دنیا کے سامنے پیش کریں۔ شرائط بیعت کی تیسری شرط میں اِس بات پر زور دیا گیا ہے، یہی ہمارا مقصد حیات ہونا چاہیئے اور اِسی مقصد کی تکمیل کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے تھے۔

آپ کا روح پرور خطاب آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

کتابوں کا تعارف

آپ کے خطاب کے بعد محترم امیر صاحب نے شعبہ اشاعت کی جانب سے دو اُردو اور دو انگریزی کتب خریدنے اور مطالعہ کرنے کی طرف توجہ مبذول کروائی آپ نے ''سیرۃ المہدی'' دو جلدوں میں اور ''حیات طیبہ'' کا خاص طور پر ذکر فرمایا جن کی خریداری کے لئے راہداری میں انتظام کیا گیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسولؐ

7 بج کر 10 منٹ پر اِس موضوع پر خطاب کے لئے مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا تشریف لائے۔آپ نے آغاز میں سورۃ ھود کی آیت 18 کے ایک حصہ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ عشق کا ایک حیرت انگیز تجزیہ ہے جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب ''تعلق باللہ'' میں بیان فرمایا ہے، آپؓ نے 'عشق' کے لغوی معنوں میں جو منفیت پائی جاتی ہے اُس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں کہیں بھی عشق کا لفظ استعمال نہیں کیا کیونکہ عشق کرنے والا ایک ایسی منفی حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اُس پر موت کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، وہ مرنے سے دریغ نہیں کرتا لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق میں اللہ تعالیٰ نے دو بار اِس لفظ کا استعمال فرمایا ہے اور الہاماً بتایا کہ ''انی مع العشاق'' یہ عُشّاق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے، شیرازی نے اپنے ایک شعر میں کہا ہے کہ عشق کرنا بہت آسان ہے مگر اِس کے نتائج بھگتنا اِس کا سفر طے کرنا بہت مشکل ہے، ایک پہاڑ ہے جس کو توڑنا پڑتا ہے، پوری زندگی کا ایک سفر ہے جس پر چلنا ہوتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طریقہ سے اِس سفر کو طے کیا اُس کے تجزیہ سے انسان کو حیرت ہوتی ہے۔آپ نے اپنے اردو، فارسی اور عربی کلام میں جا بجا اِس کا ذکر کیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے چودہ صدیوں میں ہزاروں لاکھوں جاں نثاروں کو دیکھا لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تو عُشّاق کا لفظ استعمال کیا۔اور فرمایا عشقک قائم و وصلک دائم کہ تیرا عشق قائم اور ثابت شدہ ہے اور تیرا وصل مستقل ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عشق سولہ سترہ سال کی عمر سے نظر آنا شروع ہوا اور آپ 'آئینہ کمالات اسلام' میں فرماتے ہیں کہ میری سچائی کی دلیل یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم ﷺ کے اتباع کی توفیق دی ہے اور مجھے آپؐ کی مکمل پیروی اور قدم بہ قدم چلنے کی توفیق عطا کی ہے اور میں نے رسول کریم ﷺ کے بارہ میں کوئی ایسی بات نہیں سُنی جسے میں نے اپنے عمل میں داخل نہیں کیا اور آپؑ فرماتے ہیں کہ اِس کے راستے میں کوئی پہاڑ بھی آیا تو میں نے اُسے سر کیا۔اِس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن لوگوں میں داخل کیا جن پر اللہ تعالیٰ انعام کرتا ہے۔مکرم پروفیسر صاحب موصوف نے فرمایا کہ چودہ سو سال میں کسی ایک شخص نے بھی ایسا دعویٰ نہیں کیا، یہ وجود تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسے رسول اللہ ﷺ نے بھی چودہ سو سال پہلے کشفاً دیکھا اور فرمایا 'وہ میرا ہے۔ھو منی، عُشّاق رسولؐ میں سے کسی کے بارہ میں یہ تصدیق موجود نہیں، دنیا میں صرف ایک ہی شخص ہے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام۔

آپ کا یہ پُر معارف اردو خطاب تقریباً 25 منٹ جاری رہا جس کا رواں انگریزی ترجمہ بھی سُنا گیا۔

اختتامی خطاب اور دُعا

7 بج کر 37 پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے اختتامی خطاب فرمایا۔آپ نے کہا فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد ہم احمدیوں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق کو قائم کرنا تھا اور اِس کے لئے ہی ہمیں کوشش کرنی چاہیئے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسی لئے فرمایا کہ:

تم نے دنیا جو کی فتح تو کچھ نہ کیا

آپ نے مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک بھی کی۔

اختتامی دُعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب 7 بج کر 50 منٹ پر ختم ہوئی جس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔جلسہ میں تقریباً ڈیڑھ ہزار احباب و خواتین شامل ہوئے۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادتیں

☆ حمادان احمد مجوکہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترمہ نمیرا احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد مجوکہ صاحب صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کو یکم مارچ 2013ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ''حمادان احمد مجوکہ'' تجویز ہوا۔ نومولود مکرم احمد یار مجوکہ صاحب مرحوم آف حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا کا پوتا اور مکرم بشیر الدین احمد صاحب مرحوم، گجرات کا نواسہ ہے۔

☆ میکائیل چراغ حلیم ڈوگر

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترمہ رمیسہ عثمان حلیم ڈوگر صاحبہ اہلیہ مکرم عثمان حلیم ڈوگر صاحب صاحبہ ووڈ برج کو 20 مارچ 2013ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ''میکائیل چراغ حلیم ڈوگر'' تجویز ہوا۔ نومولود مکرم عبدالحلیم طیب سیکرٹری امور عامہ کینیڈا کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب مسس ساگا ساؤتھ کا نواسہ ہے۔ یہ بچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل سے ہے۔ ادارہ اس ولادت کے موقع پر نومولود کے تمام عزیز و اقارب کو دلی مبارک باد دیتا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی عمریں عطا فرمائے، نیک خادم دین بنائے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب

26 مارچ 2013ء کو مکرم چوہدری رشید احمد صاحب، سڈبری 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کئی سال تک صدر جماعت احمدیہ لندن، اونٹاریو رہے۔

آپ نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ رشیدہ سلمیٰ چوہدری صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم نجیب پاشا چوہدری صاحب صدر جماعت احمدیہ سڈبری، مکرم رضوان رشید چوہدری صاحب اور مکرم کامران رشید چوہدری صاحب سڈبری اور دو بیٹیاں مکرمہ انجم غفار صاحبہ سڈبری اور مکرمہ غزالہ مجید چوہدری صاحبہ لندن انٹاریو یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم چوہدری عبدالخالق وڑائچ صاحب

26 مارچ 2013ء کو مکرم چوہدری عبدالخالق وڑائچ صاحب بریمپٹن ایسٹ 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 27 مارچ 2013ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مذکورہ بالا دونوں مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

28 مارچ 2013ء کو نیشنل قبرستان میں ان دونوں مرحومین کی تدفین عمل میں آئی۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ رؤف النساء صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم چوہدری عمران خالق وڑائچ صاحب، قائد مجلس بریمپٹن ایسٹ، مکرم چوہدری شیراز خالق وڑائچ صاحب، لندن یوکے، مکرم چوہدری وقار خالق وڑائچ صاحب، بھلوال اور مکرم چوہدری عبدالماجد وڑائچ صاحب، کیلگری یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، مکرم طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے قریبی عزیز تھے۔

☆ مکرمہ عائشہ یعقوب صاحبہ

29 مارچ 2013ء کو مکرمہ عائشہ یعقوب صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یعقوب صاحب مرحوم برنٹ فورڈ 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 29 مارچ 2013ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

30 مارچ 2013ء کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد محترم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم ایوب یعقوب صاحب کچنر، مکرم داؤد یعقوب صاحب مسس ساگا، مکرم خواجہ محمد یوسف صاحب، ربوہ اور پانچ بیٹیاں مکرمہ قدوس ضیاء صاحبہ، مکرمہ رؤف عبداللہ صاحبہ، کیمبرج، مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ، کیمبرج اور مکرمہ ودود بھٹی صاحبہ، اوک وِل اور مکرمہ عطیہ خان صاحبہ، کچنر یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ جمیلہ خانم صاحبہ

7 اپریل 2013ء کو محترمہ جمیلہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم سید خورشید احمد صاحب مرحوم، مارکھم 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 8/اپریل 2013ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 9 اپریل کو نیشنل قبرستان میں ان کی تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم سید جاوید مصطفیٰ صاحب مارکھم، مکرم سید اقبال احمد صاحب کراچی کی والدہ اور مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا کی رشتہ میں چچی تھیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم عثمان حیدر صاحب

10 اپریل 2013ء کو مکرم عثمان حیدر صاحب پیس ویلج سینٹر 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے 12 اپریل 2013ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے فوراً بعد نیشنل قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ اس موقع پر مکرم پروفیسر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ راضیہ سلطانہ صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم عرفان حیدر صاحب اور ایک بھائی مکرم ارشاد

حیدر صاحب، پیس ولیج ویسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خاں صاحب

16 اپریل 2013ء کو مکرم محمد حفیظ خاں صاحب مسس ساگا نارتھ 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ انہوں نے 17 سال افریقہ میں نصرت جہاں سکیم کے تحت خدمات سرانجام دیں اور کئی ہسپتال کھولے۔ مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت کے ساتھ ان کا والہانہ تعلق تھا۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 17 اپریل 2013ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 18 اپریل 2013ء کو برامپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ امۃ الرشید خاں صاحبہ مسس ساگا نارتھ چار بیٹے مکرم ڈاکٹر شفیق احمد قیصر صاحب مسس ساگا ویسٹ، مکرم ناصر عتیق احمد صاحب مسس ساگا نارتھ، مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب امریکہ، مکرم ڈاکٹر خالد رفیق احمد صاحب جرمنی اور چار بیٹیاں مکرمہ ناصرہ خالد صاحبہ مارکھم، مکرمہ ملیحہ سہیل صاحبہ ملٹن، مکرمہ مدیحہ مرزا صاحبہ مسس ساگا ویسٹ اور مکرمہ طیبہ بشیر احمد صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، مکرم عبدالماجد قریشی صاحب صدر مسس ساگا ساؤتھ کے ماموں تھے۔

ادارہ محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات کے موقع پر ان کے تمام پسماندگان اور عزیز واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

نماز جنازہ غائب

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 22 مارچ 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) ضیاء الدین ملک صاحب

10 مارچ 2013ء کو مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ضیاء الدین ملک صاحب راولپنڈی میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نیک، صالح، متقی، مخلص، فدائی اور خلافت سے والہانہ تعلق رکھتے تھے اور دعا گو بزرگ تھے۔ ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ چک لالہ کے صدر رہے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم کمانڈر (ر) محمد اسلم چوہدری صاحب ایڈیشنل سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس کے ہم زلف تھے اور مکرمہ فہمیدہ مظفر صاحبہ اہلیہ مکرم عابد محمود کاہلوں پیس ولیج ایسٹ کے تایا تھے۔

ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم عبدالمجید ناصر صاحب

14 مارچ 3013ء کو مکرم عبدالمجید ناصر صاحب کراچی میں 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی مرحوم، مکرم سید منیر احمد شاہ صاحب پیس ولیج ویسٹ کے عزیز تھے۔

☆ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب

16 مارچ 2013ء کو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب ناظر تعلیم تحریک جدید ربوہ 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

مکرم پروفیسر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے 19 مارچ کو صبح ساڑھے نو بجے احاطہ دفتر صدر انجمن احمدیہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل قطعہ بزرگان میں تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔

22 مارچ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح موڈرن لندن میں خطبہ جمعہ میں ان کے اخلاص و وفا اور طویل خدمات کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اور اسی روز نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کو 60 سال تک خدمت دین کی توفیق ملی اور جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ خوش لباس، خوش مزاج مخلص واقف زندگی، فدائی، جاں نثار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، صائب الرائے اور دعا گو بزرگ تھے۔

آپ نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ عائشہ امینہ صاحبہ، تین بیٹے مکرم منصور احمد انجم صاحب کیلگری ویسٹ، مکرم حافظ ناصر الدین صاحب لاہور، مکرم مجد الدین صاحب اسلام آباد اور دو بیٹیاں محترمہ عابدہ منصور صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسمیع صاحب ونڈسر، محترمہ نبیلہ فاروق صاحبہ ربوہ یادگار چھوڑے ہیں۔ کینیڈا میں ان کے کئی عزیز واقارب مقیم ہیں۔

ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب

24 مارچ 2013ء کو مکرم مرزا نصیر احمد صاحب گوجرانوالہ میں 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم، مکرم مرزا احمد بیگ صاحب برامپٹن سنٹر کے بھائی تھے۔

☆ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ عرف نصیرہ

25 مارچ 2013ء کو مکرمہ امۃ الرشید عرف نصیرہ صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ محمد اسلم صاحب لاہور میں 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت شیخ عبدالرحیم شرما صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں اور مکرم عبداللطیف شرما صاحب وان ایسٹ کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ کے بہت سے عزیز واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆☆☆☆☆

12 اپریل 2013ء کو مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم عثمان حیدر صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرمہ امۃ الرشید یحییٰ صاحبہ

30 مارچ 2013ء کو مکرمہ امۃ الرشید یحییٰ صاحبہ کراچی میں 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں ہیں۔ آپ محترمہ امۃ الرؤوف صاحبہ اہلیہ مکرم نصر اللہ خاں صاحب مسس ساگا ساؤتھ کی والدہ محترمہ تھیں۔

(باقی صفحہ 21)